# انوارخطابت

## برائے جمادی الاولی

## حصۂ پنجم

تالــیف

مفتی حافظ سید ضیاءالدین نقشبندی قادری

شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ و بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

ناشر

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج حیدرآباد، الہند

Ph.No:04024469996(6:30 to 10:30 pm)

Website: www.ziaislamic.com

Email:zia.islamic@yahoo.co.in



نام کتاب : انوارخطابت، برائے جمادی الاولی

تالیف : مفتی حافظ سید ضیاءالدین نقشبندی قادری، شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ و بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

طبع اول : جمادی الاولی 1432ھ،م اپریل 2011ء

تعداداشاعت : ایک ہزار (1000)

قیمت : 35 روپے

ناشر : ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن

کمپوزنگ : ابوالبرکات کمپیوٹر سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن فون نمبر:040-24469996

کتابت : مولانا محمد عبدالقدیر قادری صاحب

پروف ریڈنگ : مولانا حافظ محمد حنیف قادری صاحب، مولانا حافظ محمد افسرالدین قادری صاحب

ملنے کے پتے :
- جامعہ نظامیہ، شبلی گنج، حیدرآباد دکن
- ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد
- دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدرآباد
- عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد
- ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرس، پرانی حویلی، حیدرآباد
- مکتبہ رفاہ عام، گلبرگہ شریف
- تصانیف حضرت بندہ نواز، گیارہ سیڑھی گلبرگہ شریف
- ہاشمی محبوب کتب خانہ تعظیم ترک مسجد، بیجاپور
- دیگر تاجران کتب، شہر و مضافات

# ......فہرست......

### اتباع سنت موجب فلاح ونجات



### سود کے معاشی واخروی نقصانات





### عظمت والدین قرآن وحدیث کی روشنی میں



### حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ کی اصلاحی وتجدیدی خدمات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## اتباع سنت‘ موجب فلاح ونجات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :قُلْ إِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی یُحْبِبْکُمُ اللَّہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوبَکُمْ وَاللَّہُ غَفُورٌ رَحِیمٌ.صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

برادران اسلام! قرآن کریم اورحدیث شریف قانون اسلام کی بنیاد اور اساس ہیں،قرآن کریم دستورالہی اورایک جامع قانون ہے،جس کی تفصیل وتشریح ہمیں احادیث مبارکہ کے ذریعہ ملتی ہے،ارشادحق تعالی ہے:

وَاَنْزَلْنَا إِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَیْھِمْ.

اورائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم !ہم نے آپ پر قرآن کو نازل کیا، تاکہ آپ لوگوں کے لئے اسے خوب واضح کردیں جوان کی طرف نازل کیا گیا۔

(سورۃ النحل:44)

قرآن کریم میں نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کا حکم ہے،روزوں کی فرضیت کاذکرہے اورحج کا بھی حکم دیا گیا ہے،لیکن نمازوں کی تعدادواوقات اوررکعتوں



کاتعین نہیں کیاگیا،زکوۃ کے نصاب کی مقدارنہیں بتلائی گئی، روزے کے مباحات ومفسدات نیز مناسک حج وعمرہ واضح طور پر بیان نہیں کئے گئے، بلکہ یہ ساری تفصیلات اللہ تعالی نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حوالہ فرمادی۔آپ کی اداؤں کو سنت اورارشادات وفرمودات کوشریعت بنادیا،چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُوْلِ اللّٰہِ أُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ.

یقیناً تمہارے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مبارک ذات میں بہترین نمونہ ہے۔

(سورۃ الاحزاب:21)

اورسورۂ حشر میں ارشادفرمایا:

وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ إِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ .

اور جو کچھ تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم عطا فرمائیں اسے لےلو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو،اوراللہ تعالی سے ڈرتے رہو،بیشک اللہ تعالی سخت عذاب دینے والا ہے۔

(سورۃ الحشر-7)

رب العالمین نے جب اپنے کلام میں سرورکائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اختیاراورآپ کے ارشادات کی اہمیت کوواشگاف فرمایاتواس بات کی طرف بھی توجہ دلادی کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمان عالیشان کے آگے کسی کو چوں وچرا کی اجازت نہیں،آپ جوحکم فرمائیں وہی قطعی حکم ہے اورآپ جو فیصلہ فرمادیں وہی اٹل فیصلہ ہے،چنانچہ اللہ تعالی کاارشادہے:

وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَۃٍ

اورکسی مومن مرداورکسی مومن عورت کویہ حق حاصل نہیں کہ

إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ .

جب اللہ تعالی اوراس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ میں کچھ اختیار رہے۔

(سورۃ الاحزاب:36)

حضرات! اللہ تعالی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کوساری مخلوق کی طرف نبوت ورسالت کی شان کے ساتھ مبعوث فرمایااور آپ کی اطاعت وفرمانبرداری کولازم وضروری قراردیا،آپ کے اقوال کوحجت اوراعمال کوسنت بنادیااورآپ کی حیات طیبہ کوساری کائنات کے لئے اُسوہ اورنمونہ بنایااورآپ کی اطاعت کواپنی اطاعت قراردیا۔

## حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی اطاعت خدا

جیسا کہ حق تعالی نے ارشادفرمایا:

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ

جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی تو یقیناًاس نے اللہ کی اطاعت کی۔

(سورۃ النساء-80)

ہرانسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ترقی کی راہ پرگامزن رہے،اسے خیروبھلائی حاصل ہواوراس کی زندگی خوشگواررہے،اس کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان کے لئے یہ فکر بھی نہایت ضروری ہے کہ وہ صحیح عقیدہ اپنائے اورنیک عمل پرقائم رہے،اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کرتارہےاورسنتوں پرعمل کرتارہے۔اس بنیادپروہ دنیااورآخرت میں کامیاب ہوجاتاہے۔



## اتباع مصطفیٰ محبت الٰہی کی دلیل

یہود ونصاری نے یہ دعوی کیا تھا کہ وہ اللہ تعالی کے محبوب ہیں،ان کے اس دعوے پرقرآن کریم نے اس بات کی وضاحت کردی کہ ان کا یہ دعوی کرنا اسی وقت معتبر سمجھا جائے گا جبکہ اس کی دلیل میں وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں۔اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔

اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! آپ فرمادیجئے :اگرتم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوتو میری اتباع کرو !اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اورتمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بے حد بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

(سورۃ ال عمران:31)

اس آیت مبارکہ میں الفت ومحبت اوراتباع واطاعت کاذکرکیا گیاہےاوریہی وہ دوچیزیں ہیں جوبندۂ مومن کے لئے دنیاوآخرت کی ترقی اورہردوجہاں کی خیروبھلائی کے حصول کے لئے کافی ہیں۔

ایک بندۂ مومن کی عین آرزوہوتی ہے کہ وہ اپنے مولیٰ سے محبت کرے اوراس کی خوشنودی حاصل کرے،لیکن یہ محبت اس وقت تک یکطرفہ اورنامکمل ہے،جب تک کہ وہ محبت کے تقاضوں پرعمل نہ کرےاوراپنے آقاسرورکونین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی نہ کرے۔

مذکورہ آیت مبارکہ میں محبت الٰہی کا تقاضہ یہی بتایا گیا کہ حبیب پاک صلی اللہ

علیہ وسلم کی اتباع کی جائے، ہردم آپ کی پیروی ہوتی رہے اورآپ کی مبارک اداؤں کو اختیار کیا جائے، بندۂ مومن کا ہرقدم حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں اٹھے،اس کی برکت یہ ہوگی کہ رب تبارک وتعالی اُسے اپنا محبوب بنائے گا،ابھی ذکر کی گئی آیت کریمہ سے یہ بات واضح وآشکار ہوئی کہ حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اداؤں کواپنانے والا اللہ تعالی کامحبوب ہوجاتا ہے،اللہ تعالی اس پررحم وکرم کا ایسا معاملہ فرماتا ہے کہ اس کے گناہوں کوبھی معاف فرمادیتا ہے،حبیب کریم،رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کی اہمیت کواجاگر کرتے ہوئے اللہ تعالی نے مذکورہ آیت کریمہ کےفوراً بعد ایک اور مستقل آیت میں ارشادفرمایا:

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ.

اے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ فرمادیجئے ! اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو! اگروہ پھرگئے تواللہ تعالیٰ کافروں کو پسندنہیں کرتا۔

(سورۃ ال عمران۔32)

برادران اسلام!اس آیت مبارکہ میں پروردگار عالم نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کا بھی حکم فرمایا' بندۂ مومن کو جہاں اطاعت الٰہی کاحکم دیا گیا' وہیں اتباع نبوی کی تاکید کی گئی' کیونکہ اللہ کے حکم کی تعمیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلانے سے ہی ہوگی ،اطاعت الٰہی 'اتباع نبوی کی صورت میں ہی ممکن ہے'اوراگر بندہ حقیقت میں محبت الٰہی اپنے دل میں رکھتا ہےتو حضوراکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی کے تقاضہ کوبھی پورا کرنا ہوگا۔اگرکسی نے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ



وسلم کی اطاعت وپیروی سے روگردانی کی اورمنہ پھیرلیا تو گویا اس نے اللہ تعالی سے حقیقی طور پرمحبت نہیں کی،وہ محبت کا دعوی تو کررہا ہے،مگراس نے کوئی دلیل پیش نہیں کی،وہ محبت کا اظہار تو کررہا ہے لیکن اس کا تقاضہ پورانہیں کیا اوراس کی وجہ سے اس کا شمار کفران نعمت کرنے والوں میں ہوگیا۔(اَلْعِیَاذُبِاللّٰہِ)

## ۞ اتباع سنت اورصحابۂ کرام کاعملی نمونہ ۞

حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے ان ارشادات الٰہی کے پیش نظر اپنے جذبۂ اطاعت کاکس طرح اظہار کیا،ان کے نزدیک فرمان رسالت کی کیا اعلی حیثیت تھی،سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم کاان کے دلوں میں کیا تقدس تھا!صحیح مسلم شریف میں مذکور ایک واقعہ سے اس بات کا کچھ اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے،ایک صحابی جنہیں مرد کے لئے سونا پہننے سے متعلق حکم شریعت کا پتہ نہ تھا،بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے ،اس وقت وہ اپنے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ناراضگی ظاہر فرمائی اور ارشادفرمایا کہ یہ کیا ہے؟ اوراس انگوٹھی کوان کے ہاتھ سے نکال کرپھینک دیا،جب سرورکائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لے گئے،مجمع برخاست ہواتوان کے کسی ساتھی نے ان سے کہا :

خُذْ خَاتَمَکَ انْتَفِعْ بِہٖ.قَالَ لَا وَاللّٰہِ لَا آخُذُہٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .

اپنی انگوٹھی لےلواورکسی اورطرح اس سے فائدہ اٹھالو،انہوں نے کہا:نہیں قسم بخدا!میں اُسے کبھی نہیں لوں گا، جبکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اُسے پھینک دیا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس و الزینۃ،باب فی طرح خاتم الذھب، حدیث نمبر5593)

حضرات! جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس انگوٹھی کو پھینک دیا تھا تو مطلب اس کا ایسا تو نہیں تھا کہ نفسِ انگوٹھی بُری ہے، بلکہ وجہ یہ تھی کہ شریعت مطہرہ میں مرد کے لئے اس کا پہننا حرام ہے،اس کے لئے سونا خریدنا منع نہیں اور نہ سونے کو اپنے پاس رکھنا منع ہے،لیکن مرد کے لئے اُس کا پہننا جائز نہیں۔ دیگر صحابۂ کرام نے بھی یہی سمجھا تھا،تبھی تو انہوں نے صلاح دی کہ انگوٹھی لے لیں،اُسے اپنے گھر کی خواتین اور مستورات کو پہنایا جاسکتا ہے یا اُسے فروخت کرکے اس کی قیمت سے اپنے لئے کوئی چیز خریدی جاسکتی ہے! یہ تو ممکن ہے،شریعت مطہرہ نے اس کی تو اجازت دی ہے،صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے ان سے کہا کہ انگوٹھی اٹھالو اور اُسے پہنے بغیر کسی جائز طریقہ سے نفع حاصل کرلو!

حضرات! غور فرمائیں! وہ صحابی کا ایمان کیا کہتا ہے، ان کا جذبۂ محبت کیا اظہار کرتا ہے،ان کے نزدیک اپنے آقا و مولی کی اطاعت اور آپ کے حکم پر جاں نثاری کا جذبہ کیسا ہے؟ کہنے لگے : خدا کی قسم! میں کبھی اسے نہیں لونگا،اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسے پھینک دیں اور میں لے لوں، یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟

اس باعظمت صحابی نے یہ نہیں دیکھا کہ اس انگوٹھی کی مالی اہمیت کیا ہے اور بازار میں اس کی قیمت کتنی ہے؟ بلکہ ان کی بصیرت نے اور ان کے جذبۂ عقیدت نے یہ جواب دیا کہ سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام جس چیز کو پھینک دیں اس کی وقعت اور قیمت ہی کیا ہوسکتی ہے!



اس جذبۂ عقیدت کی وجہ یہی تھی کہ وہ جانتے تھے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت ہی اللہ تعالی کی اطاعت ہے' آپ کی فرمانبرداری ہی اللہ تعالی کی فرمانبرداری ہے اور یہی اطاعت و پیروی ہمارے لئے محبت الہی کے حصول کا کامیاب ذریعہ ہے،جس کے ذریعہ ہم اپنے مقصود کو پاسکتے ہیں۔

## ۞ اتباع نبوی ہر حال میں ناگزیر ۞

برادران اسلام! مختار کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم کی بارگاہ الہی میں کیسی قدر و منزلت ہے اور دربار خداوندی میں آپ کے فرمان کا کیا مقام و مرتبہ ہے؟ ہم اس آیت مبارکہ سے بخوبی سمجھ سکتے ہیں،ارشاد حق تعالی ہے:

یَـآ اَیُّھَـا الَّـذِیْـنَ اٰمَـنُـوا اسْتَـجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ ...... اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی دعوت پر حاضر ہوجاؤ! جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

(سورۃ الانفال-24)

میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں کوئی حکم فرمائیں،تمہیں یاد فرمائیں تو تم آپ کی دعوت پر لبیک کہو، خدمت اقدس میں حاضر ہوجاؤ' یہی چیز تمہارے لئے فلاح کی موجب اور کامرانی کی ضامن ہے، کیونکہ وہ تمہیں بلاتے ہیں اور کوئی حکم فرماتے ہیں تو اس لئے نہیں کہ مشقت میں ڈالیں، بلکہ وہ تمہیں خیر و بھلائی سے سرفراز کرتے ہیں، حیات بخشتے ہیں اور تمہاری زندگی کو رونق و شادابی اور قلوب کو فرحت و شادمانی عطا کرتے ہیں ،مذکورہ آیت شریفہ کی تفسیر میں صحیح بخاری شریف میں ایک واقعہ ذکر کیا گیا ہے۔

عَنْ أَبِی سَعِیدِ بْنِ الْمُعَلَّی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ أُصَلِّی فَمَرَّ بِی رَسُولُ اللَّہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِی فَلَمْ آتِہِ حَتَّی صَلَّیْتُ ، ثُمَّ أَتَیْتُہُ فَقَالَ :مَا مَنَعَکَ أَنْ تَأْتِیَ أَلَمْ یَقُلِ اللّٰہُ "یَا أَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاکُمْ -"

سیدنا ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،وہ فرماتے ہیں کہ میں نماز ادا کررہا تھا، میرے پاس سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لے گئے، اور آپ نے مجھے اپنی بارگاہ میں یاد فرمایا تو میں حاضر نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے نماز پڑھ لی، اس کے بعد آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوگیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو سعید! تمہیں حاضر ہونے سے کس چیز نے روکا تھا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے؟"ترجمہ: اے ایمان والو !اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہوجاؤ جب وہ تمہیں بلائیں۔

(صحیح البخاری ، کتاب التفسیر،باب " یَا أَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاکُمْ "،حدیث نمبر:4647)

برادران اسلام! حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز ادا کررہے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں نماز کی حالت میں طلب کرکے بتایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرنا ہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے عظمت والے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پکار پر لبیک کہنے کا حکم دیا گیا حالانکہ رب العالمین کی نداء ہر کوئی سن نہیں سکتا، پتہ چلا کہ



اس حکم کا مقصود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور آپ کے فرمان کی اہمیت بتلانا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں کئی ایک آیات شریفہ ہمیں ایسی ملتی ہیں جس میں اللہ رب العزّت نے اپنی اطاعت کے ساتھ حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کا حکم فرمایا اور متعدّد مقامات پر اس کے مختلف فوائد اور برکتوں کا ذکر فرمایا، اختصار کے ساتھ بعض آیات شریفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں:

## ۞ اطاعت' رائگاں نہیں جائیگی ۞

بندۂ مومن جب ایمان وعقیدہ کی روشنی میں اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ کوئی نیکی کرتا ہے' کوئی اچھا عمل کرتا ہے تو رب العالمین اسے اس کے عمل کی پوری پوری جزا عطا فرماتا ہے اور اس کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں فرماتا۔

سورۃ الحجرات میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَإِنْ تُطِیعُوا اللّٰہَ وَرَسُولَہُ لَا یَلِتْکُمْ مِنْ أَعْمَالِکُمْ شَیْئًا إِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَحِیْمٌ.

اور اگر تم اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کروگے تو وہ تمہارے اعمال میں کمی نہیں فرمائے گا، بے شک اللہ تعالی خوب بخشنے والا' نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ الحجرات:14)

## ۞ اطاعت رسول' ہدایت کی نشانی ۞

سرور کونین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت وتابعداری کرنا ہدایت کی ضمانت ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَإِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا.

اور اگر تم اس رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کروگے تو ہدایت پاجاؤ گے۔

(سورۃ النور:54)

### ۞ اطاعت، ایمان والوں کی علامت ۞

اللہ تعالی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کو اہل ایمان کا شعار بنایا ہے اور آپ کی تابعداری کو ایمان والوں کا وصف خاص قرار دیا ہے۔

چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ أُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ-

اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں، اور برائی سے روکتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور زکوۃ ادا کرتے ہیں، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں، یہ وہ افراد ہیں جن پر اللہ تعالی ضرور رحم فرمائے گا، بے شک اللہ تعالی غالب حکمت والا ہے۔

(سورۃ التوبۃ:71)

### ۞ اطاعت، بندہ کی صلاح وفلاح کی ضامن ۞

اللہ رب العزت اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم ماننا، ان کے بلانے پر لبیک کہنا اور ان کے فیصلوں کو تسلیم کرنا ایمان والوں کا شیوہ ہوتا ہے، جس پر حق



تعالی انہیں کامیابی سے ہمکنار فرماتا ہے۔ سورۃ النور میں ارشاد ہے:

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذَا دُعُوْا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

بیشک ایمان والوں کی بات یہی ہے کہ جب انہیں اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں تو وہ کہتے ہیں: ہم نے سن لیا اور اطاعت کی اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(سورۃ النور:51)

### ۞ اطاعت پر نجات وکامیابی کی ضمانت ۞

پروردگار عالم اور اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تابعداری کرنا کامیابی کا وسیلہ اور کامرانی کا ذریعہ ہے، حق تعالی فرماتا ہے:

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ.

اور جو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرے اور اللہ تعالی سے ڈرتا رہے اور پرہیزگاری اختیار کرے، تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

(سورۃ النور52)

نیز سورۂ احزاب میں ارشاد ہے:

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا.

اور جو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو یقیناً وہ بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے۔

(سورۃ الاحزاب:71)

## ۞ اتباع، سرفرازئ رحمت کی باعث ۞

خدائے رحمٰن ورحیم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری راحت ورحمت کواپنے دامن میں بھرنے کا بہترسبب ہے،ارشادالٰہی ہے:

| | |
|---|---|
| وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. | اور اللہ تعالی اوررسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرو! تاکہ تم پررحم کیاجائے۔ |

(سورۃ آل عمران:132)

آدمی ہروقت رحمت الٰہی کا امیدوار ہوتا ہے،صبح وشام رحمت کے نزول کے لئے دعائیں کرتا ہے،اللہ نے بتلایا کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت رحمت خداوندی کا سبب ہے' آپ کی فرمانبرداری عنایت الٰہی کا باعث ہے۔

## ۞ اطاعت رسول پرانعام یافتگان کی رفاقت ۞

خالق کائنات اوراس کے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع کرنے والے نیک بخت کو اللہ تعالی انبیاء کرام ،صدیقین ،شہداء اور صالحین کی صحبت ومعیت سے ہمکنارفرماتاہےاوران کی بابرکت رفاقت سرفرازفرماتاہے،ارشادخداوندی ہے:

| | |
|---|---|
| وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا. | اور جواللہ تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تووہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالی نے انعام فرمایا ہے(یعنی)انبیاء،صدیقین،شہداء اور صالحین، اور یہ کیاہی بہتر رفیق ہیں۔ |

(سورۃ النساء:69)



## ۞ اطاعت،جنت میں داخلہ کا سبب ۞

حضوراکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت واتباع کرنے والے شخص کو اللہ تعالی اپنی رضاوخوشنودی سے سرفرازفرماتاہےاوراسے فردوس بریں میں داخلہ عطافرماتا ہے،ارشادالٰہی ہے:

| | |
|---|---|
| وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيْمًا. | اور جواللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے،اللہ تعالی اسے ایسے باغوں میں داخل فرمائے گاجن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں اور جو روگردانی کرےاسےدردناک عذاب دیگا۔ |

(سورۃ الفتح:17)

برادران اسلام!ان آیات ربانیہ سےہمیں معلوم ہورہا ہے کہ خالق کائنات جب اپنے بندوں کومنزل مقصود پرگامزن پاتا ہے،انہیں اپنی اوراپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری پرثابت قدم دیکھتاہےتواپنےفضل وکرم سے انہیں بےشمارنعمتوں سے مالامال فرماتا ہے،اپنی چادررحمت کوان پرسایہ فگن فرماتا ہے، ان پررحمت وسکینت نازل فرماتاہے،خیروخوبی اورصلاح وفلاح سےان کےدامن کوبھر دیتا ہے، جب ان کےعمل میں اخلاص اورصداقت کوشامل پاتا ہےتواس کامکمل اجر عطافرماتاہےاوران کےلئے ہدایت کی روشن راہیں ہموارکردیتاہے،دنیااورآخرت میں انہیں نجات وکامیابی سے مشرف فرماتا ہے،مولی کا کرم بالائے کرم یہ کہ ان کا ٹھکانہ جنت جیسااعلی مقام بنادیتاہے،انہیں' حضرات انبیاءکرام علیہم السلام'حضرات صدیقین' شہداءاورصالحین علیہم الرحمۃ والرضوان کی صحبت بابرکت نصیب ہوتی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اندر اطاعت کا جذبہ پیدا کریں، ہر قدم پر اتباع کی کوشش کریں، ہمارا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا سنتوں کی روشنی میں ہو، ہمارا چال چلن، ہمارا رہن سہن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ہو، ہماری نشست وبرخاست میں کوئی عمل سنت کے خلاف نہ ہو، ملاقات ومصافحہ، ہم کلامی وہم طعامی سنتوں کے مطابق ہو، ہماری ہر حرکت وسکون، ہمارا ہر قول وعمل سنتوں کے موافق ہو اور ہم اپنی ساری زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی فرمانبرداری میں گزارنے کے لئے تیار ہوجائیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تصدق میں اطاعت وپیروی کی تمام تر برکتوں سے سرفراز فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احکام پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں اور آپ کے اُسوۂ حسنہ پر چلنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ سَیِّدِنَا طٰه وَیٰس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

۞۞۞

۞۞۞۞۞



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## سود کے معاشی واخروی نقصانات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی آلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ، وَاَصْحَابِهِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ، وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ : یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ. صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ

برادران اسلام! یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام اپنے اندر ایسی آفاقیت رکھتا ہے اور اپنے دامن میں ایسی عالمگیریت کو سمویا ہوا ہے جس کی بنیاد پر اس کا قانون ہر دور اور ہر علاقہ کے لحاظ سے قابل عمل ہے، انسان کی زندگی میں کئی نظام پائے جاتا ہیں، سماجی نظام، سیاسی نظام، تعلیمی نظام اور اقتصادی وتجارتی نظام وغیرہ، ان تمام نظامہائے حیات میں مذہب اسلام نے عدل وانصاف پر مبنی قوانین واصول بیان کئے ہیں، ان سارے نظاموں میں اقتصادی نظام بڑی اہمیت کا حامل ہے، موجودہ دور میں جدید وسائل کی وجہ سے تجارتی معاملات عالمی سطح پر وسیع ہو چکے ہیں، ایک تاجر دنیا بھر میں اپنے متعلقہ معاملات کا بیک وقت جائزہ لے سکتا ہے اور وقت واحد میں ساری دنیا کی اقتصادی کیفیت اور کمرشیل صورت سے باخبر ہوجاتا ہے، قدیم زمانہ میں خرید وفروخت کے لئے

علاقہ واری بازاراور منڈیاں ہوا کرتی تھیں چونکہ ان کے ذرائع مختصر ہوا کرتے ،اس وجہ سے ان کی تجارت بھی محدود پیمانہ پر ہوا کرتی' لیکن آج ساری دنیا میں انٹرنیٹ کا جال بچھا ہوا ہے،جس کے ذریعہ آن لائن بزنس کی سہولت ہے،ساری دنیا ایک منڈی اور بازار کی حیثیت اختیار کرگئی ہے، دنیا کے کسی بھی خطہ میں رہنے والا شخص دور دراز علاقوں سے خرید وفروخت کرسکتا ہے،اس بنیاد پر کرنسی کا تبادلہ بین الاقوامی طور پر جاری ہے، یقیناً یہ بات تجارتی ترقی کے لئے حوصلہ افزا اور خوش آئند ہے۔

## ۞ سود معاشی بحران کا باعث ۞

اگر کرنسی کا تبادلہ بند ہوجائے اوراموال منجمد ہوجائیں تو ترقی رک جاتی ہے، تجارتیں ٹھپ پڑ جاتی ہیں،کاروبار کساد بازاری سے دوچار ہوجاتا ہے، جو سماج کی پستی کی علامت ہے اوراس سے معاشرہ میں انحطاط پیدا ہوجاتا ہے،اس رکاوٹ کی اہم وجہ مال ودولت کا چند افراد میں محدود ہوجانا ہے اوراس تنزُّل کا سبب کرنسی کی گردش کا رک جانا ہے،کہیں ایسا نہ ہو کہ دولت مند طبقہ مال سمیٹتا رہے اور تنگدست وغریب طبقہ کے افراداپنے فقر ومحتاجی کے سبب گھٹ گھٹ کردم توڑ دیں۔

اس حکمت و پالیسی کے مطابق اسلام نے خرید وفروخت کے لئے مناسب اصول مقرر کئے ،سود کو حرام قطعی اور گناہ عظیم قرار دیا، صاحب نصاب مالدار مسلمانوں پر زکوٰۃ فرض کی گئی ، دیگر صدقہ وخیرات کی ترغیب بھی دی گئی ،بعض اعمال میں کوتاہی کے تدارک اور غلطی کی پابجائی کے لئے بطور کفارہ مال خرچ کرنا واجب قرار دیا گیا اور مال غنیمت میں خمس (پانچواں حصہ ) مقرر کیا گیا تا کہ ان اسلامی احکام کے ذریعہ دولت غریب افراد کی طرف آئے اور چند افراد میں محدود ہوکر نہ رہ جائے۔



## ۞ سودخوروں کے خلاف قرآن کا اعلان جنگ ۞

برادران اسلام! مال ودولت کے رک جانے اور ایک ہی طبقہ میں منجمد رہنے کا اہم سبب سود ہے' سود کو قرآن کریم نے اتنا سنگین گناہ قرار دیا ہے کہ کسی اور گناہ کو اتنا سنگین گناہ قرار نہیں دیا، شراب نوشی ،خنزیر کھانا، زنا کاری ، بدکاری وغیرہ جیسے بڑے بڑے گناہوں کے سلسلہ میں قرآن کریم میں ایسی سخت وعید نہیں آئی جو سود کے لئے آئی ہے چنانچہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا کہ :

| | |
|---|---|
| يَـا اَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُـنْتُـمْ مُـؤْمِـنِيْـنَ فَاِنْ لَمْ تَـفْـعَـلُـوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ. | اے ایمان والو !اللہ سے ڈرو اور سود کا جو حصہ بھی رہ گیا ہواس کو چھوڑ دو!اگرتم ایمان والے ہو،اگرتم سود کونہیں چھوڑوگے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو!۔ |

(سورۃ البقرۃ-279/278)

یعنی ان آیات شریفہ میں سودخوری کرنے والوں کے خلاف اللہ تعالی کی طرف سے جنگ کا اعلان ہے۔

بھلا ہم میں کون ایسی طاقت رکھتا ہے جو رب ذوالجلال سے جنگ کرسکے'اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کر سکے'اتنی سخت وعید بیان کرنے کا مقصد یہی ہے کہ سود کی لعنت سے یکسر باز آجائیں ،اسے گھناؤنا جرم اور گناہ عظیم سمجھیں اور ہمیشہ حلال روزی کمانے کی فکر کریں ،جس کی برکتیں دنیا اورآخرت میں ان کی شامل حال رہیں گی،اس لئے کہ اس طریقہ کو کتاب وسنت میں روا رکھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاَحَلَّ اللّٰـهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا .

اور اللہ تعالی نے بیع (تجارت) کوحلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے۔

(سورۃ البقرۃ-275)

## ۞ سودخور، حشر میں سرگرداں ۞

حضرات! سودخوری ایسا سنگین گناہ ہے کہ قرآن کریم میں بارہا اس سے منع کیا گیا اور تنبیہ کی گئی کہ اگر اس سے اجتناب نہ کیا جائے تو دنیا میں رسوائی اور خسارہ ہوگا اور اس کے ساتھ آخرت بھی خراب ہوجائے گی، جب سودخور قبر سے اٹھے گا تو اس پر مجنونوں کی طرح دیوانگی طاری رہے گی، جیسے شیطان نے اس پر کوئی اثر کردیا ہو، ارشاد باری تعالی ہے:

الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ إِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ.

جولوگ سود کھاتے ہیں، وہ (قیامت کے روز) اُس شخص کی طرح کھڑے ہوں گے جس کو شیطان نے چھوکر مجنون بنادیا ہو۔

(سورۃ البقرۃ:275)

ان وعیدوں کو سننے کے بعد یہ خیال ضرور پیدا ہوگا کہ رسوائی سے کس طرح بچا جائے اور ان الجھنوں سے کیسے چھٹکارا حاصل کیا جائے، زندگی میں خیر و برکت اور صلاح وفلاح کیسے آئیگی؟ ان تمام سوالوں کا جواب یہی ہوگا کہ حلال روزی کی فکر کی جائے، اپنے آپ کوسود کی لعنت سے بچائے رکھیں، یقیناً کامیابی ہمارا دامن تھام لے گی اور ہردوجہاں میں ہماری زندگی خوشگوار ہوجائے گی۔





سورۂ آل عمران میں فرمان حق تعالی ہے:

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ .

اے ایمان والو! سود، درسود کرکے نہ کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو! تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(سُورۃ ال عمران:130)

## ۞ سودخور، رحمت الٰہی سے محروم ۞

برادران اسلام! ان آیات ربانیہ سے ہمیں یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ سودحرام قطعی ہے اور اس کا کاروبار گناہ عظیم ہے، اس سے متعلق ہمیں متعدد احادیث شریفہ میں مزید تفصیلات ملتی ہیں، سودخوری ترک کرنے پر ثواب کی بشارتیں بھی وارد ہوئی ہیں، سود خورافراد کے علاوہ ان کے ہمنوا، سودی معاملہ میں شریک ہونے والے تمام افراد بھی گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور فضل الٰہی سے محروم رہ جاتے ہیں۔

صحیح مسلم شریف اور سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سود کھانے والے، سود دینے والے، سودی دستاویز لکھنے والے اور سود کی گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔

(صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب لعن آكل الربا و مؤكله، حديث نمبر:2955-سنن ابن ماجه، حديث نمبر:2268)

## سودخوری بدکاری سے قبیح جرم

برادران اسلام! انسان سود کی لعنت کو سمجھ نہ سکا، اس کی برائی کا صحیح اندازہ نہ کرسکا، اس نے نہ سود کی سماجی خرابیوں پر نظر ڈالی اور نہ آخرت کے عذاب کو یاد کیا، کیا چیز ہے جو اس کی غفلت کا سبب بنی؟۔

حضرات! معاشرتی زندگی میں اس کا کیا نقصان ہے اور سودخوری کیسی سنگین برائی ہے، اس کا اندازہ اس حدیث پاک سے لگایا جاسکتا ہے۔

مسند امام احمد میں حدیث پاک ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :دِرْهَمُ رِبًا يَاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِيْنَ زَنْيَةً.

حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل ملائکہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے بوجھتے سود کا ایک درہم کھانا چھتیس (36) مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔

(مسند الامام احمد، مسند الانصار رضی اللہ عنہم، حدیث نمبر:20951)

نیز مشکوۃ المصابیح میں حدیث شریف ہے :

وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ جُزْءًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے ستر 70 درجے ہیں،



أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ.

ان میں سب سے ادنیٰ درجہ اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرنے کے برابر ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، باب الربوا، ص246، حدیث نمبر:2826)

اللہ اکبر!! سودخور دنیا میں ایسے خطرناک جرم کا مرتکب قرار پارہا ہے اور اس کا دامن ایسے رسوا کن گناہ سے میلا ہورہا ہے جسے ایک حیادار اور باکردار شخص کبھی گوارا نہیں کرسکتا اور ایسی رسوائی کو کبھی قبول نہیں کرتا، جس طرح کوئی مسلمان اپنی ماں کے ساتھ یہ شرمناک حرکت کرنے کا تصور نہیں کرسکتا اسی طرح اخوت اور بھائی چارگی کا تقاضہ ہے کہ آدمی کسی سودی معاملہ کا خیال بھی نہ کرے۔

## سودخور، نارِ دوزخ کا مستحق

سودی لین دین کرنے والا نہ صرف دنیا میں خسارہ اٹھارہا ہے بلکہ اس کی آخرت بھی تاریک ہورہی ہے، اس کا ٹھکانہ نار دوزخ قرار پاتا ہے، سودی لین دین اور حرام کھانے کی وجہ اس کا جسم دوزخ میں جلنے کا مستحق ہوجاتا ہے چنانچہ شعب الایمان میں حدیث پاک ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ .... وَقَالَ : مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جس کا گوشت حرام غذا سے پرورش پایا ہو وہ جہنم ہی کے زیادہ لائق ہے۔

(شعب الایمان للبیہقی، حدیث نمبر:5277)

حضرات! سود کا لین دین بظاہر فائدہ مند نظر آتا ہے، لیکن اس کے ذریعہ سود خور کئی ایسی اندرونی بیماریوں میں مبتلا ہوجاتا ہے جس کا علاج اس ترقی یافتہ دور میں بھی کسی ڈاکٹر وطبیب کے پاس ممکن نہیں، مثلاً اس کے اندر سے ایثار وقربانی کی فکر معدوم ہوجاتی ہے، سخاوت وفیاضی کا جذبہ ختم ہوجاتا ہے اور اس کی اسلامی حمیت چلی جاتی ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسے اپنے بھائی کی تکلیف معلوم نہیں ہوتی اور اس کی مصیبت کا احساس نہیں رہتا، یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کی غربت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کا خون چوسنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے، ضرورت کے وقت اسے رقم تو ضرور دیتا ہے، لیکن رقم کی واپسی کے وقت اس سے زیادہ رقم حاصل کرلیتا ہے، دین اسلام نے ان مشکلات کا مداوی کرتے ہوئے سودی کاروبار کو ممنوع قرار دیا

## ۞ قرضدار سے تحفہ قبول نہ کرنے کا حکم ۞

اسلام نے سودی نظام کے خاتمہ کے لئے باہمی امداد وتعاون کی ترغیب دی ہے، اگر کوئی ضرورتمند ہوتو اسے بلاسودی قرض دینے کی تعلیم دی تاکہ ضرورت منداپنی ضرورت کی تکمیل کے بعد قرض لی ہوئی رقم بآسانی واپس کرسکے، شریعت مطہرہ نے اس سلسلہ میں نہایت احتیاطی اصول جاری فرمائے ہیں، اسلام نے سود ہی نہیں' شبہ سود سے بھی اجتناب وپرہیز کرنے کی تعلیم دی، قرض دینے والے کو قرضدار سے تحفے تحائف لینا یا قرضدار سے کسی طرح کا نفع اٹھانا بھی شبہ سود قرار دیا اور اس سے بچے رہنے کی تعلیم دی' کیونکہ اگر اس پر قرض خواہ کا احسان نہ ہوتا تو وہ اسے تحفے نہ دیتا، البتہ اس بات کی گنجائش رکھی گئی ہے کہ دونوں کے درمیان اگر دیرینہ تعلقات تھے اور وہ قرض کے لین دین سے قبل بھی تحفے تحائف کا تبادلہ کیا کرتے تھے تو اس میں مضائقہ نہیں۔ جیسا کہ



سنن ابن ماجہ میں حدیث پاک ہے:

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِى إِسْحَاقَ الْهُنَائِىِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الرَّجُلُ مِنَّا يُقْرِضُ أَخَاهُ الْمَالَ فَيُهْدِى لَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا أَقْرَضَ أَحَدُكُمْ قَرْضًا فَأَهْدَى لَهُ أَوْ حَمَلَهُ عَلَى الدَّابَّةِ فَلاَ يَرْكَبْهَا وَلاَ يَقْبَلْهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ جَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَبْلَ ذَلِكَ.

حضرت یحیٰی بن ابواسحاق ھنائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: ہم میں سے جوشخص اپنے کسی بھائی کو قرض دیتا ہے تو کیا وہ (قرض کی واپسی کے وقت) اسے ہدیہ بھی دے؟ آپ نے فرمایا: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی کو قرض دے پھر وہ اس کو تحفہ پیش کرے یا اپنی سواری پر سوار کروانا چاہے تو یہ قرض دہندہ اس پر سوار نہ ہو اور اس کا ہدیہ قبول نہ کرے، ہاں! اگر قرض دینے سے پہلے ان دونوں میں اس طرح تحفے تحائف کا تبادلہ ہوا کرتا تھا تو پھر اس کی اجازت ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب القرض، حدیث نمبر:2526)

## ۞ قرضدار کو مہلت دینے کا ثواب ۞

اگر کوئی قرض دار تنگدست ومفلس ہوتو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نرمی کرنے اور اسے مہلت دینے کی تعلیم دی ہے اور قرض دے کر مہلت دینے والے کو بہترین اجروثواب کی بشارت عطافرمائی ہے، مسند امام احمد میں حدیث پاک ہے:

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِراً فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلُهُ صَدَقَةٌ. قَالَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِراً فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةٌ ...... قَالَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الدَّيْنُ فَإِذَا حَلَّ الدَّيْنُ فَأَنْظَرَهُ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَة

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی مفلس قرض دار کومہلت دے گا اس کو ہرروز اتنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب حاصل ہوگا جتنی رقم اس مقروض کے ذمہ واجب ہے، انہوں نے کہا پھر میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: اگرکوئی شخص کسی مفلس کومہلت دے گا تواس کو ہرروز دوگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا،حضوراکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ہرروز قرض کے برابر رقم صدقہ کرنے کا ثواب، میعادِقرض پوری ہونے سے پہلے مہلت دینے کی جزاہے اور جب قرض کی ادائیگی کا وقت ختم ہوجائے اور وہ شخص ادا کرنے پرقادر نہ ہوتوایسے وقت اگرکوئی مہلت دے گا تو اسے ہردن اس کی دُوگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔

(مسندالامام احمد،حدیث بریدۃ الاسلمی،حدیث نمبر:23748)

## ۞ سودخور، خودغرض اورحریص ہوتا ہے ۞

حضرات! سودخوراپنی ذات سے کسی کونفع پہنچاناتودرکنارکسی دوسرے شخص



کواس کی کوشش اوراس کے سرمایہ سے اپنے برابرہوتانہیں دیکھ سکتا، وہ کسی مصیبت زدہ اور پریشان حال شخص پررحم کرکےاس کی امدادکرنے کے بجائے اس کی مصیبت وتنگدستی سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے،اس کی رگوں سے خون نچوڑنے کی فکرمیں رہتاہےاوراسے سودخوری کے نتیجہ میں مال کی حرص ولالچ اس قدرزیادہ ہوجاتی ہے کہ اسی میں مست ہوکرخیروشر،نیکی وبدی کوبھی نہیں پہچانتا اوراپنے برے انجام سے بالکل غافل رہتاہے،ظاہری طور پرتو وہ اپنے دئے ہوئے مال سے زیادہ رقم حاصل کرتا ہے لیکن درحقیقت اس کا مال گھٹتاجاتاہےاوراس کی دولت میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔

اللہ رب العزّت کاارشادہے:

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا . اللہ تعالی سودکوگھٹاتاہے۔

(سورۃ البقرۃ۔276)

کسی کے ذہن میں یہ خیال آتاہوگا کہ آج سودخورعزت وراحت،آرام وآرائش میں خوشگوارزندگی گزاررہے ہیں، وہ وسیع وعریض بلندعمارتوں کے مالک ہیں، ان کے پاس عیش وعشرت کے مکمل اسباب موجودہیں،ان کے لئے کھانے پینے کی عمدہ ولذیذغذائیں مہیاہیں،رہنے بسنے کے لئے تمام اسبابِ راحت فراہم ہیں،لیکن تھوڑاساغورکرنے پرہرفردسمجھ سکتاہے کہ اسبابِ راحت اورراحت میں بہت بڑافرق ہے ،سامانِ راحت توفیکٹریوں اورکارخانوں میں تیارکیاجاتاہے اوربازاروں میں فروخت کیاجاتاہے،لیکن راحت اورچین وسکون نہ کسی فیکٹری میں تیارہوتاہے، نہ کسی مارکٹ اورشوروم میں بِکتا ہے،اورنہ کوئی مالدار بے دریغ قیمت صرف کرکے اسے خرید سکتاہے، یہ تووہ بیش قیمت اورعظیم نعمت ہے جوحضورِپاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طفیل

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے عطا کی جاتی ہے، دنیا وآخرت میں راحت، زندگی کا چین اور دل ودماغ کا سکون ہمیں اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے، جب کہ ہم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع واطاعت میں ہمہ تن مصروف ہوجائیں۔

برادرانِ اسلام! ایک نیند کی راحت پر ہی غور کیجئے! دنیا کے بڑے بڑے سرمایہ دار ایسی بیسیوں کمپنیوں اور کارخانوں کے مالک ہیں، جہاں سامانِ راحت وسکون تیار ہوتا ہے اور وہیں سے بازاروں میں پھیلتا ہے، لیکن انہیں دولت کے ذریعہ راحت ولذت نہیں مل سکتی۔ سودخوروں کے حالات دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ان کے پاس سب کچھ ملے گا مگر راحت نام کی کوئی چیز نہیں ملے گی، اس کے بالمقابل ایک شخص سطح غربت کے نیچے چھوٹے سے گھر میں اپنی زندگی بسر کرتا ہے، بقدرِ ضرورت کماتا ہے، قُوْتِ لَا یَمُوْت اس کی آمدنی ہے، شریعت پر کاربند رہتا ہے اور حلال غذا کھاتا ہے، چین وسکون سے جیتا ہے، اور راحت ورحمت کی نیند سوتا ہے، اسے قلبی اطمینان اور دلی سکون میسر رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں سود کی لعنت سے محفوظ رکھے، اسلامی احکام کے مطابق جائز طریقہ پر تجارت اور حلال طریقہ پر کاروبار کرنے والا بنائے، اکل حلال اور صدق مقال کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ سَیِّدِنَا طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## ﴿عظمت والدین قرآن وحدیث کی روشنی میں﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ، وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوْ کِلَاھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا. وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ .

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ نے انسان کو وجود بخشا تو والدین کو اس کے وجود کا ظاہری ذریعہ بنایا، والدین کو رحمت وشفقت کا مظہر بنا کر اس نے اولاد کی صحیح تربیت ان کے ذمہ فرمادی۔ اولاد کو بھی اپنے والدین کی خدمت بجالانے اور ان کے حقوق ادا کرنے کا تاکیدی حکم فرمایا۔ حقوق والدین کی بابت حکم کی اہمیت وتاکید کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ خالق کائنات نے قرآن کریم میں اپنی عبادت وبندگی کے حکم کے فوراً بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔ چنانچہ ارشاد

باری تعالیٰ ہے:

وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا . وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا .

اور آپ کے رب نے یہ فیصلہ فرما دیا کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو! اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو تم انہیں اف تک نہ کہو اور انہیں مت جھڑکو! اور ان سے ادب واکرام کی بات کہو!۔ اور ان دونوں کے لئے الفت ورحم دلی سے عاجزی وانکساری کا بازو بچھا دو اور عرض کرو! اے میرے پروردگار! ان دونوں پر مہربانی فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں (محبت ورحمت سے) میری پرورش کی۔

(سورۃ بنی اسرائیل:24/23)

برادران اسلام! اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے سات (7) ہدایات دی ہیں، جن میں پانچ کے کرنے کا حکم فرمایا ہے اور دو (2) سے بچے رہنے کی تاکید کی ہے۔

### ان امور کو انجام دیا جائے!

1) اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت وبندگی کی جائے!

2) والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے!

3) والدین کے ساتھ ادب واکرام کی گفتگو کی جائے!

4) والدین کے لئے الفت ورحم دلی سے عاجزی وانکساری کا بازو بچھا دیا جائے!





5) اور والدین کے حق میں دعا کی جائے کہ "پروردگار! ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں محبت ورحمت سے میری پرورش کی"۔

### ان امور سے پرہیز کیا جائے!

1) والدین کو "اف" تک نہ کہا جائے!

2) اور والدین سے جھڑک کر بات نہ کی جائے!

### والدین کی فرمانبرداری اولاد کی اولین ذمہ داری

حضرات! حقوق کی دو قسمیں ہیں: (1) حقوق اللہ اور (2) حقوق العباد۔

حقوق العباد میں "والدین کا حق" تمام حقوق پر مقدم ہے۔

مذکورہ آیت کریمہ کے علاوہ قرآن مجید میں کئی مقامات پر والدین کے ساتھ حسن سلوک اور نیک برتاؤ کا حکم دیا گیا، اس بنیاد پر ماں باپ کی خدمت گزاری اطاعت وفرمانبرداری اولاد کی اولین ذمہ داری ہے۔

### ایک لطیف اشارہ

برادران اسلام! یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ والدین کے اکرام وتعظیم کا حکم اس لئے دیا جارہا ہے کہ وہ اولاد کے ظاہری وجود کا ذریعہ ہیں، لہذا ان کا اکرام وتعظیم اولاد پر لازم ہے، اس طرح ادب بجالانے کا حکم ہے کہ جب ان کی خدمت میں حاضر ہوں تو نگاہیں نیچی رہیں، نرم انداز میں گفتگو کی جائے، نہ انہیں جھڑکیں نہ ان سے سخت کلامی کریں اور زبان سے تکلیف پہنچانا تو کجا "اف" کہنے سے تک منع کیا گیا، غور کرنا چاہئیے کہ جو ہمارے ظاہری وجود کا ذریعہ قرار پائیں ان کے اکرام وتعظیم، ادب وتکریم کا

اس طرح حکم دیا جارہا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ آپ کا وجود باجود نہ صرف ہمارے وجود کا ذریعہ بلکہ تمام موجودات کے وجود کا ذریعہ ہے، آپ کی کس قدر تعظیم کرنی چاہئیے اور کس درجہ آپ کا ادب بجالانا چاہئیے؟

## والدین کی رضامندی میں اللہ کی رضامندی

اللہ تعالی نے اپنی رضامندی وخوشنودی کو والدین کی رضامندی میں رکھ دیا ہے اور اپنی ناراضگی کو والد کی ناراضگی میں رکھدیا ہے، جیسا کہ کنزالعمال میں حدیث شریف ہے:

رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَاء الْوَالِدَیْنِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ ". ت، ک . عن ابن عمرو.".

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کی رضامندی میں اللہ تعالی کی رضامندی ہے، اور والد کی ناراضگی میں اللہ تعالی کی ناراضگی ہے۔

(کنزالعمال فی سنن الأقوال والأفعال، کتاب العقوق، حدیث نمبر:45552)

والدین کا مقام ومرتبہ اولاد کے حق میں کتنا بلند وبالا ہے کہ ماں باپ اپنے بچوں سے راضی ہوجائیں تو گویا انہیں رضائے الہی حاصل ہوگئی، ماں باپ اپنی اولاد سے خوش ہوں تو یہ ان کے لئے خوشنودئ الہی کی نشانی ہے۔

حضرات! والدین اللہ تعالی کی عظیم نعمت ہیں، ان کی قدردانی، اطاعت و فرمانبرداری لازم وضروری ہے، ان کی دل آزاری سے بچتے رہنا چاہئے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: اولاد کے خلاف ان کے والد کی دعا رد نہیں کی جاتی



جیسا کہ جامع ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین ایسی دعائیں ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں! مظلوم کی دعاء، مسافر کی دعاء اور والد کی دعاء اپنی اولاد کے خلاف۔

(جامع الترمذی، ابواب البر والصلۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم , باب ما جاء فی دعوۃ الوالدین , حدیث نمبر:1828)

اولاد کو چاہئے کہ والد کا اکرام کریں، انہیں تکلیف پہنچانے سے پرہیز کریں اگر بچہ ان کو ایذاء دے، تکلیف پہنچائے اور وہ ناراض ہوکر بددعا کریں تو یہ دعاء بلاشبہ مقبول ہی ہوتی ہے۔

والدین اگر اولاد پر زیادتی کریں تب بھی اولاد کی یہی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے والدین کی اطاعت وفرمانبرداری کریں، ان کا ادب واکرام کریں اوران کا حکم بجالائیں۔

امام بیہقی کی شعب الایمان اور زجاجۃ المصابیح میں حدیث مبارک ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَصْبَحَ مُطِيْعًا فِيْ وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رضاء الہی کے لئے اپنے والدین کی اطاعت وفرمانبرداری میں صبح کرتا ہے تو اس کے لئے

بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا ، وَمَنْ أَمْسَى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ ، وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا . قَالَ الرَّجُلُ : وَإِنْ ظَلَمَاهُ ؟ قَالَ : وَإِنْ ظَلَمَاهُ ، وَإِنْ ظَلَمَاهُ ، وَإِنْ ظَلَمَاهُ.

جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں،اور اگر والدین میں سے کوئی ایک ہوں تو ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے،اور جوشخص حقوق والدین کے سلسلہ میں اللہ تعالی کی نافرمانی میں شام کرتا ہے تو اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں،اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک ہوں تو ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے،ایک صحابی نے عرض کیا: اگر چہ والدین اس پر ظلم کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں،اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں۔

(شعب الایمان للبیہقی،حدیث نمبر: 7679۔زجاجۃ المصابیح،باب البر والصلۃ،ج4،ص88)

## ۞ والدین کی خدمت اولاد پر واجب ۞

والدین کی اطاعت اولاد کے حق میں اس وقت تک واجب رہیگی جب تک کہ وہ احکام شریعت کے مطابق حکم دیں،اگر والدین شریعت کی خلاف ورزی کرنے کا حکم دیں یا کسی غلط کام کی تاکید کریں تو ان کی اطاعت نہیں کی جائیگی، کیونکہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت درست نہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے،آپ نے فرمایا:



قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كُنْ مَعَ الْوَالِدَيْنِ كَالْعَبْدِ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ الضَّعِيْفِ لِلسَّيِّدِ الْفَظِّ الْغَلِيْظِ اَىْ فِي التَّوَضُّعِ وَالتَّمَلُّقِ.

تم والدین کی خدمت میں ایسے حاضر رہو جیسے کوئی کمزور وحقیر، گنہگار غلام اپنے تند مزاج اور سخت کلام آقا کے سامنے اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے عاجزی اور خوشامد کرتا ہے۔

(تفسیر روح البیان،سورۃ الاسراء:23)

## ۞ والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت ۞

برادران اسلام!والدین میں فضیلت وادب کے لحاظ سے والد مقدم ہیں اور خدمت کے اعتبار سے والدہ کواولین حیثیت حاصل ہے،صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حدیث پاک ہے:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي ؟ قَالَ: " اُمُّكَ ."قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: "اُمُّكَ."قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: "اُمُّكَ ."قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ:"ثُمَّ اَبُوكَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک صحابی حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میرے حسن سلوک کے سب سے زیادہ حقدار کون ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری والدہ زیادہ حقدار ہے!۔انہوں نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ نے ارشادفرمایا: تمہاری والدہ زیادہ حقدار ہے!، انہوں نے عرض کیا: پھرکون؟،آپ نے ارشادفرمایا: تمہاری والدہ ہی تمہارے حسن سلوک کی زیادہ مستحق ہے،انہوں نے جب چوتھی مرتبہ عرض کیا کہ پھرحسن سلوک کے زیادہ مستحق کون ہیں؟ تب آپ نے ارشادفرمایا: تمہارے والدحسن سلوک کے زیادہ مستحق ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبۃ. حدیث نمبر:5971)

برادران اسلام! حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ماں کو خدمت گزاری اور حسن سلوک میں تین درجہ زیادہ فضیلت دی ہے، اس کی حکمت یہ ہے کہ ماں چونکہ تین ایسے مراحل طے کرتی ہے جس میں اس کے ساتھ والد شریک نہیں ہوتا؛(1)حمل کا مرحلہ،(2)ولادت کا مرحلہ(3) اور رضاعت کا مرحلہ۔

ماں حمل کے مرحلہ میں نو مہینے بچہ کو شکم میں رکھتی ہے، اس کا بوجھ اُٹھاتی ہے، اس کے لئے مشقت برداشت کرتی ہے، ولادت کے مرحلہ میں دردِزہ سہتی ہے، تکلیف کے گھونٹ پیتی ہے، درد وتکلیف کے کٹھن لمحات گزارتی ہے، خود درد والم برداشت کرتے ہوئے بچہ کی ولادت کا ذریعہ بنتی ہے، تکلیف کی آہیں بھرتے ہوئے پیدائش کا سامان ہوجاتی ہے، بسااوقات اپنی جان خطرہ میں ڈال کر بچہ کو جنم دیتی ہے، پھر رضاعت کے مرحلہ میں پیدائش سے دوسال تک اُسے خون جگر "اپنا دودھ" پلاتی ہے۔اسی وجہ سے ماں کی خدمت گزاری وحسن سلوک کے حق کو والد سے تین درجہ زائد بتلایا گیا۔

صحیح بخاری کی مذکورہ حدیث شریف کی شرح میں علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت نقل فرماتے ہیں:

حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْرَجَہُ تَمَّامٌ اَنَّ رَجُلاً اَتَی النَّبِیَّ فَقَالَ اِنِّی نَذَرْتُ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْکَ مَکَّۃَ

محدث تمّام نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک صحابی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالی آپ کیلئے مکۂ مکرمہ فتح فرمادے



اَنْ آتِیَ الْبَیْتَ فَاُقَبِّلَ اَسْفَلَ الْاُسْکُفَّۃِ فَقَالَ قَبِّلْ قَدَمَیْ اُمِّکَ وَقَدْ وَفَیْتَ نَذْرَکَ.

تو میں وہاں پہنچ کر کعبۃ اللہ شریف کی چوکھٹ کو بوسہ دونگا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم اپنی ماں کے قدموں کو بوسہ دو! یقیناً تم نے اپنی نذر پوری کرلی۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری باب من احق الناس بحسن الصحبۃ، ج15،ص141)

## محبت کی نگاہ سے والدین کو دیکھنے پر حج مقبول کا ثواب

برادران اسلام! بندہ کو والدین کی اطاعت وفرمانبرداری پر ہی نہیں نوازا جاتا، بلکہ اگر کوئی فرزند صالح اپنے والدین کو محض محبت بھری نگاہوں سے دیکھتا ہے تو اس کو ہر نظر کے بدلہ مقبول حج کا ثواب دیا جاتا ہے، جیسا کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے والدین کے مقام ومرتبہ کو آشکار کرتے ہوئے اوران کے ساتھ حسن سلوک اور جذبۂ اطاعت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے ارشادفرمایا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ یَنْظُرُ اِلَی وَالِدَیْہِ نَظْرَۃَ رَحْمَۃٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ بِکُلِّ نَظْرَۃٍ حَجَّۃً مَّبْرُوْرَۃً ". قَالُوْا: وَاِنْ نَظَرَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ؟

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکوئی فرمانبردار لڑکا اپنے ماں باپ کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالی ہر نظر کے بدلہ اسے حج مقبول کا ثواب عطا کرتا ہے۔صحابۂ کرام نے عرض کیا: اگر وہ دن میں سو مرتبہ دیکھے تو کیا سومقبول حج کا ثواب ملے گا؟

قَالَ "نَعَمْ ! اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ .

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اللہ بہت بڑا ہے اور بے انتہا کرم فرمانے والا ہے۔

(شعب الایمان، حدیث نمبر: 7611۔ کنز العمال، حدیث نمبر: 45535۔ زجاجۃ المصابیح، باب البر والصلۃ، ج4، ص88)

حضرات! سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی شان رحمت سے ارشاد فرمایا کہ والدین کی طرف محبت کی نظر سے محض دیکھنے پر ایک مقبول حج کا ثواب دیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں دیگر عبادتوں کا ثواب بھی مقرر کیا جاسکتا تھا، دو رکعت نماز کسی بھی مقام پر بآسانی پڑھی جاسکتی ہے، روزہ رکھنے کے لئے بھی صرف ایک دن درکار ہوتا ہے، تلاوت قرآن میں کچھ مال خرچ کرنے کی ضرورت نہیں اور صدقہ وخیرات میں وقت صرف نہیں ہوتا، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حج مقبول کے ثواب کا تعین فرمایا، کیونکہ حج بدنی عبادت بھی ہے اور مالی عبادت بھی، حج ایک ایسا فریضہ ہے جو ہر وقت اور ہر جگہ ادا نہیں کیا جاسکتا، اس کی ادائی کے لئے خاص وقت اور مقام متعین ہے۔ اس کے باوجود حج کرنے والا کامل یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ اس کا حج بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوا ہے، لیکن والدین کی اطاعت وفرمانبرداری پر صرف حج کا ثواب نہیں بلکہ مقبول حج کا ثواب دیا جاتا ہے۔

اس عظیم بشارت کو سن کر صحابۂ کرام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا اور وضاحت چاہی کہ بچہ اپنے والدین کو روزانہ کئی مرتبہ دیکھے تو ثواب کا کیا معاملہ رہے گا؟ مختار کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے خداداد اختیار سے یہ ارشاد فرمایا کہ بچہ جب جب الفت ومحبت کی نظر ماں باپ پر ڈالے اسے حج مقبول کا ثواب عطا



کر دیا جائیگا۔

کرم بالائے کرم یہ کہ صرف ایک مقبول حج کے ثواب پر اکتفا نہیں کیا گیا، بلکہ ایک دن میں اگر وہ سو مرتبہ بھی محبت کی نظر سے والدین کو دیکھے تو ضرور اسی تعداد میں مقبول حج کا اجر وثواب عطا کیا جائیگا۔

برادران اسلام! والدین ہمارے لئے خدا کی نعمت ہیں، ان کی زندگی کو غنیمت سمجھیں اور ان کی قدر جانیں، حضرات اہل بیت کرام وصحابۂ عظام اور صالحین امت نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کے ایسے عظیم نمونے پیش کئے کہ تاریخ میں جن کی نظیر نہیں ملتی۔

امام عالی مقام سیدنا حسن مجتبی رضی اللہ تعالی عنہ ادب وتکریم کے پیش نظر اپنی والدۂ ماجدہ، خاتون جنت سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ کھانا تناول نہیں فرماتے تھے، جیسا کہ نزہۃ المجالس میں ہے:

وَکَانَ الْحَسَنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا یَاکُلُ مَعَ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَسَاَلَتْہُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اَخَافُ اَنْ آکُلَ شَیْئًا سَبَقَ اِلَیْہِ نَظَرُکِ فَاَکُوْنَ عَاقًّا لَکِ فَقَالَتْ کُلْ وَاَنْتَ فِیْ حِلٍّ .

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ اپنی والدۂ ماجدہ سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ کھانا نہیں تناول فرماتے تھے، جب حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالی عنہا نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے اس سے متعلق دریافت کیا تو آپ عرض کرنے لگے: مجھے خوف ہے کہ جس چیز کو آپ تناول فرمانا چاہتی ہوں اگر میں اس میں سے کچھ کھالوں تو کہیں میں آپ کی نافرمانی کرنے والا نہ بن جاؤں۔ تو حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ہمارے ساتھ کھایا کریں! آپ کے لئے مکمل اجازت ہے۔

(نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس، باب برالوالدین، ج1، ص184)

حضرات! اسی طرح کنز العمال شریف میں خدمت والدین کی برکت اور اس کے صلہ میں ملنے والی نعمت سے متعلق حدیث شریف ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بَيْنَمَا أَنَا فِيْ الْجَنَّةِ إِذْ سَمِعْتُ قَارِئًا، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَذَلِكَ الْبِرُّ ، كَذَلِكَ الْبِرُّ ، وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ "ق فی البعث."

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جب جنت میں داخل ہوا تو اس دوران میں نے کسی پڑھنے والے کی آواز سنی، میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ فرشتوں نے عرض کیا: یہ حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، تب آپ نے ارشاد فرمایا: اسی طرح نیکی کا بدلہ دیا جاتا ہے، اسی طرح نیکی کا بدلہ دیا جاتا ہے، وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی والدہ کی خدمت کرنے والے ہیں۔

(کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، حدیث نمبر: 45937)

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی والدۂ محترمہ نے رات کے وقت آپ کو پانی لانے کے لئے فرمایا، جب آپ پانی لیکر حاضر ہوئے تو والدہ محترمہ کی آنکھ لگ چکی تھی، آپ اپنی والدہ کی راحت اور ادب کا خیال کرتے ہوئے رات بھر پانی کا



پیالہ ہاتھ میں لئے ٹھہرے رہے۔ جیسا کہ نزہۃ المجالس میں روایت ہے:

قَالَ اَبُوْ يَزِيْدَ الْبُسْطَامِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَلَبَتْ اُمِّيْ مَاءً فَجِئْتُهَا فَوَجَدْتُهَا نَائِمَةً فَقُمْتُ اَنْظُرُ يَقْظَتَهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَتْ قَالَتْ : اَيْنَ الْمَاءُ فَاَعْطَيْتُهَا الْكُوْزَ وَقَدْ كَانَ سَالَ الْمَاءُ عَلَى اِصْبَعِيْ فَجَمَدَ عَلَيْهَا الْمَاءُ مِنْ شِدَّةِ الْبَرْدِ فَلَمَّا اَخَذَتِ الْكُوْزَ اِنْسَلَخَ جِلْدُ اِصْبَعِيْ فَسَالَ الدَّمُ فَقَالَتْ مَا هٰذَا ؟ فَاَخْبَرْتُهَا قَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ رَاضِيَةٌ عَنْهُ فَارْضَ عَنْهُ.

حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری والدہ نے ایک مرتبہ (رات کے وقت) مجھے پانی لانے کے لئے فرمایا، جب میں (پانی لے کر) ان کے پاس حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ سوگئی ہیں، تو میں ان کے بیدار ہونے کے انتظار میں ٹھہرا رہا، جب وہ بیدار ہوئیں تو کہا کہ پانی کہاں ہے؟ تو میں نے ان کی خدمت میں پیالہ پیش کیا، جبکہ پانی بہہ کر میری انگلی پر آچکا اور سخت سردی کی وجہ سے پیالہ جم گیا، جب والدہ نے پیالہ لیا تو میری انگلی کی جلد نکل گئی اور خون بہنے لگا، انہوں نے کہا: بیٹا! یہ کیا ہے؟ تو میں نے انہیں سارا واقعہ بیان کیا، انہوں نے میرے حق میں دعا فرمائی: "اے اللہ! میں اس سے راضی ہوں اور تو بھی اس سے راضی ہوجا!"

(نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس، باب برالوالدین، ج:1، ص:183)

والدۂ محترمہ کی دعا کا یہ اثر رہا کہ آپ فرماتے ہیں: میں سمجھتا تھا کہ مجاہدات وریاضات مقدم ہیں، لیکن جو بات میں اس میں حاصل نہ کرسکا وہ ماں کی رضا مندی وخدمت میں پایا۔ (مواعظ حسنہ، جلد اول، ص128)

والدہ کی دعا کا اثر اور خدمت کی برکت صرف اس دنیا تک محدود نہ تھی بلکہ عالم

آخرت میں بھی سرفرازیاں ہوتی رہیں۔جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے:

فَلَمَّا مَاتَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی رَآهُ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فِی الْمَنَامِ وَهُوَ يَطِيْرُ فِی الْجِنَانِ وَيُسَبِّحُ الرَّحْمٰنَ فَقَالَ لَهُ بِمَ وَصَلْتَ إِلٰی هٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ ؟ قَالَ بِبِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَالصَّبْرِ عَلَى الشَّدَائِدِ.

اور جب حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو آپ کے بعض مریدین نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ آپ جنت کے باغوں میں سیر فرمارہے ہیں اور اللہ تعالی کی تسبیح بیان فرمارہے ہیں، انہوں نے عرض کیا: آپ اس اعلی درجہ پر کیسے فائز ہوئے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور مصیبتوں پر صبر کرنے کی وجہ سے (مجھے یہ مقام حاصل ہوا ہے۔)

(نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس، باب برالوالدین، ج:1،ص:183)

## والدین کی نافرمانی گناہ کبیرہ!

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربار اقدس میں مختلف اوقات میں دو سوالات کئے گئے، ایک سوال یہ کیا گیا کہ اللہ تعالی کے دربار میں سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے؟ تو آپ نے جواب میں یہ بھی فرمایا کہ "والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے!"

اور دوسرا سوال یہ کیا گیا کہ " گناہ کبیرہ کیا ہیں" تو اس کے جواب میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ "والدین کی نافرمانی کرنا" جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے:

حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کیا کہ



أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ : ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ.

کونسا عمل اللہ تعالی کے پاس زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کا اس کے وقت پر ادا کرنا، انہوں نے عرض کیا: پھر کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، انہوں نے عرض کیا: پھر کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: راہ حق میں مجاہدہ کرنا۔

(صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ لوقتہا. حدیث نمبر:527)

نیز صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ: الإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں کبیرہ گناہوں سے متعلق سوال کیا گیا: آپ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، ناحق کسی کا قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا" کبیرہ گناہ ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الشہادات، باب ما قیل فی شہادة الزور .حدیث نمبر:2653)

حضرات! دیگر گناہوں کے ارتکاب پر اللہ تعالی بندہ کو مہلت دیتا ہے اور آخرت میں ان گناہوں کی سزا ملتی ہے، لیکن ماں باپ کی نافرمانی ایسا سخت گناہ ہے کہ

آخرت میں تو اس پر مؤاخذہ ہوگا، مگر دنیا میں بھی اسے مختلف مصائب، تکالیف وآلام میں مبتلا کرکے سزادی جاتی ہے۔

مستدرک علی الصحیحین اور شعب الایمان میں حدیث شریف ہے:

عَنْ أَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: کُلُّ الذُّنُوْبِ یُؤَخِّرُ اللّٰهُ مَا شَاءَ مِنْهَا إِلَی یَوْمِ الْقِیَامَةِ إِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَی یُعَجِّلُهُ لِصَاحِبِهِ فِی الْحَیَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ.

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "تمام گناہوں میں جن گناہوں پر اللہ تعالی چاہے سزا کو قیامت تک مؤخر فرماتا ہے سوائے والدین کی نافرمانی کے، کیونکہ اللہ تعالی ماں باپ کے نافرمان کو موت سے قبل دنیا ہی میں سزادیتا ہے"

(المستدرك على الصحيحين ، كتاب البر والصلة،حديث نمبر: 7372 ۔ شعب الإيمان للبيهقي، الخامس والخمسون من شعب الإيمان ، وهو باب في بر الوالدين ، حديث نمبر:7646 )

برادران اسلام! اسلام ایسا کامل ومکمل دین ہے کہ جس میں تمام اہل حق کے حقوق بیان کئے گئے ہیں، دین اسلام نے صرف انسانوں کے حقوق ہی بیان نہیں کئے بلکہ جانوروں کے حقوق بھی بیان کئے ہیں، اہل حق کے حقوق کی ادائی کے سلسلہ میں اسلام نے مسلم وغیر مسلم کا فرق روا نہیں رکھا ہے، چنانچہ اگر کسی کے ماں باپ غیر مسلم ہوں تب بھی اسلام ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے ارشاد باری تعالی ہے:



وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا

(اگر والدین غیر مسلم ہوں) تب بھی تم دنیا میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

(سورۂ لقمان۔15)

صحیح بخاری ومسلم میں روایت ہے:

هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِی اَبِی اَخْبَرَتْنِی اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اَتَتْنِی اُمِّی رَاغِبَةً فِی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آصِلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَی فِیهَا )لَا یَنْهَاکُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِینَ لَمْ یُقَاتِلُوکُمْ فِی الدِّینِ) لَا یَنْهَاکُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِینَ لَمْ یُقَاتِلُوکُمْ فِی الدِّینِ وَلَمْ یُخْرِجُوکُمْ مِنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَیْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ .

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد مبارک میں میری والدہ حسن سلوک کی متمنی بن کر میرے پاس آئیں تو میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: کیا میں ان کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت سفیان ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ اسی بارے میں اللہ تعالی نے آیت مبارکہ نازل فرمائی: ترجمہ: اللہ تعالی تمہیں اس بات سے منع نہیں کرتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک اور عدل کا معاملہ کرو؛ جنہوں نے تم سے دین کے معاملے میں جنگ نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا۔ اللہ تعالی عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(سورۃ الممتحنۃ 8)۔ (صحیح البخاری ،کتاب الادب ، باب صلۃ المرأۃ امہا ولہا زوج

. حدیث نمبر:5979۔صحیح مسلم،کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقة والصدقة علی الاقربین والزوج والاولاد والوالدین ولو کانوا مشرکین. حدیث نمبر:2372 )

جامع الاحادیث اور کنزالعمال میں حدیث پاک ہے:

" لَا تَمْشِ اَمَامَ اَبِیْکَ، وَلَا تَسْتَسِبَّ لَهُ، وَلَا تَجْلِسْ قَبْلَهُ، وَلَا تَدْعُهُ بِاسْمِهِ " . ابن السنی فی عمل یوم ولیلة . عن ابی هریرة؛ طس . عن عائشة ."

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:تم اپنے والد کے آگے نہ چلو،اپنے والد کے لئے گالی کا سبب نہ بنو،ان سے پہلے نہ بیٹھو اور انہیں ان کے نام سے نہ پکارو!

( جامع الأحادیث،حدیث نمبر:16942 ۔کنزالعمال،حدیث نمبر:45514)

اگر والدین باحیات ہوں تو ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی شکل یہ ہیکہ ان کی خدمت کی جائے اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری کی جائے اور جب والدین میں سے کوئی انتقال کر جائے تو ان کے ساتھ حسن سلوک کی صورت یہ ہے کہ ان کے لئے دعاء مغفرت کی جائے،ان کے ذمہ جو قرض تھا اسے ادا کیا جائے،ان کے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے اور اُن کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا جائے چنانچہ سنن ابوداود شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ اَبِی اُسَیْدٍ مَالِکِ بْنِ رَبِیعَةَ السَّاعِدِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا: اس دوران کہ ہم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے



إِذَا جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِی سَلِمَةَ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَیْهِمَا وَالاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِی لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِیقِهِمَا .

کہ قبیلہ بنوسلمہ کے ایک صاحب حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میرے والدین سے حسن سلوک کا کوئی عمل باقی ہے جس کے ذریعہ ان کے وصال کے بعد اُن سے حسن سلوک کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:ہاں!ان کے انتقال کے بعد حسن سلوک کی صورت یہ ہے:ان کی نماز جنازہ پڑھنا،اُن کے لئے استغفار کرنا،اُن کے بعد اُن کے عہد کو نافذ کرنا اور اُن رشتہ داروں کے ساتھ تعلق رکھنا جن سے ان کی وجہ سے ہی تعلق رکھا جاتا ہو اور اُن کے دوستوں کا احترام کرنا۔

(سنن ابی داود،کتاب الادب،باب فی برالوالدین،ص700 حدیث نمبر: 5144)

حضرات!والدین کے سلسلہ میں اولاد پر کئی قسم کے حقوق عائد ہوتے ہیں، قرآن وحدیث کی روشنی میں عظمت والدین سے متعلق بیان کرنے کے بعد بطور اختصار چار حقوق جو والدین کی حیات سے متعلق ہیں اور چار حقوق جو ان کے انتقال کے بعد متعلق ہوتے ہیں ذکر کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے:

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے والدین کے حقوق ادا کرنے اور ان کا ادب بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمِیْن بِجَاهِ سَیِّدِنَا طه وَیس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

۞۞۞۞۞

# حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ
## کی اصلاحی وتجدیدی خدمات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ، وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنُ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنُ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنُ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلَی یَوْمِ الدِّیْنُ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ. الَّذِینَ یُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَیَخْشَوْنَهُ وَلَا یَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ وَکَفَی بِاللَّهِ حَسِیبًا -مَا کَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِکُمْ وَلَکِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّینَ وَکَانَ اللَّهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیمًا-صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

برادران اسلام !اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام نبیوں کا سردار بنا کراس دنیائے رنگ وبومیں جلوہ گرفرمایا،آپ ہی کی مبارک ہستی کو ختم نبوت کا تاج پہنایا،اب کوئی نبی ورسول آنے والےنہیں،آپ ہی کی رسالت ونبوت قائم رہے گی،اللہ تعالیٰ دین اسلام کی تبلیغ وتجدید کے لئے ،احکام دین کو پھیلانے اور سنتوں کو زندہ کرنے کے لئے حضورا کرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت میں ایسے علماء ربانیین وداعیان اسلام پیدا فرماتا رہا جنہوں نے اسلامی تعلیمات عام کیں ،اس نے ایسےنفوس قدسیہ کوتوفیق خیر بخشی جوتبلیغ اسلام اوراشاعتِ دین کی راہ میں نہ بادشاہ سے ڈرتے ہیں نہ لشکر وسپاہ سے،کوئی مادی طاقت ان کے عزم مصمم کو بدل نہیں سکتی ،انہیں اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں رہتا۔

ایسے ہی پا کباز بندوں سے متعلق رب العالمین اپنے کلام مجید میں ارشاد فرماتا ہے: الَّذِینَ یُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَیَخْشَوْنَهُ وَلَا یَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ



وَکَفَی بِاللَّهِ حَسِیبًا -مَا کَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِکُمْ وَلَکِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّینَ وَکَانَ اللَّهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیمًا-

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جواللہ کے پیغامات پہنچاتے ہیں اوراس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سےنہیں ڈرتے اور اللہ حساب لینے والا کافی ہے۔حضرت محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم )تمہارے مردوں میں سے کسی کے والدنہیں ، بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں،اوراللہ تعالیٰ ہر چیز کوخوب جاننے والا ہے۔

(سورۃ الاحزاب۔40/39)

ان دوآیات شریفہ میں اللہ تعالیٰ نےحضورا کرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان کا اظہار فرمایا کہ آپ اس کےعظمت والے رسول ہیں،اور خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں۔اور اپنے محبوب بندوں کا بھی ذکرفرمایا،ان کے جذبۂ ایمانی اور دینی حمیت کوآشکارفرمایااور ان کی تبلیغی فکر کو اجاگرفرمایا کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پیغام کو بندوں تک بخوبی پہنچایا کرتے ہیں اور وہ اللہ رب العزت کےعلاوہ کسی سے خوف نہیں کھاتے ،پیغام الٰہی عام کرنے سے متعلق کوئی چیز ان کے لئے رکاوٹ نہیں بنتی۔

انہی مبارک ہستیوں میں حضرت شیخ الاسلام عارف باللہ امام ابوالبرکات حافظ محمد انواراللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی ایک عظیم شخصیت ہے،اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کو دینی ودنیوی فوقیت وبصیرت سے نوازا،علمی وعرفانی سیادت وقیادت عطافرمائی اورسماجی ومعاشرتی مصلحت وفراست سے بہرہ ورفرمایا۔

برادران اسلام ! یہ ایک حقیقت ہے کہ رب العالمین ہرصدی میں دین اسلام کی تجدیداوراس میں آنے والی خرافات اور برائیوں کے خاتمہ کے لئے باعظمت شخصیات کو دنیا میں پیدا فرماتا ہے، جومشیت خداوندی کو بروئے کارلاتے ہیں ،دین متین کی حفاظت کرتے ہیں اوراصلاح امت کا فریضہ انجام دیتے ہیں،جیسا کہ سنن ابوداود میں

حدیث پاک ہے:

| | |
|---|---|
| عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ فِیمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ یَبْعَثُ لِهَذِهِ الأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَهَا دِینَهَا. | حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں، جہاں تک میں جانتا ہوں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر صدی کی ابتداء میں (ایک ہستی کو) اس امت کے لئے بھیجتا ہے جواس کے لئے اس کے دین کی تجدید کرتے ہیں۔ |

(سنن ابی داود، حدیث نمبر:4293)

حضرت شیخ الاسلام کی ساری زندگی اس حدیث شریف کی مکمل مصداق ہے، آپ نے اپنی ساری زندگی مذہب اسلام میں آنے والی بدعات ومنکرات مٹانے کی خاطر گزاری اوراپنے شب وروزقوم وملت کی رشد وہدایت کے لئے وقف فرمادئے ، خاص طور پراہل دکن آپ کی ہمہ جہت شخصیت کے مرہون مِنَّت ہیں،حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ نے علمی ودینی ، عملی واصلاحی،قومی وملی اورسماجی و سیاسی ہرمیدان میں اور ہرسطح پر کارہائے نمایاں سرانجام دئے ہیں اورآج اہل دکن کی زندگی کے ہرشعبہ میں جوخیر وبھلائی نظرآتی ہے وہ سیدی شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ کا فیضان ہے۔

حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ کی ولادت 4/ربیع الثانی 1264ھ ہندوستان کے ایک علاقہ قندھارشریف ضلع ناندیڑریاست مہاراشٹرامیں ہوئی۔

آپ کا سلسلۂ نسب والدماجد کی جانب سے انچالیس(39) واسطوں سے امیرالمؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہےاور والدۂ ماجدہ کے واسطہ سے



امام الطریقہ حضرت سیداحمد کبیر رفاعی حسینی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 578ھ) تک پہنچتا ہے۔

افغانستان کے علاقہ سے تشریف لانے والے آپ کے جدکریم حضرت شہاب الدین فرخ شاہ کابلی علیہ الرحمہ ہیں، یہ وہ ہستی ہیں جن کی آل میں حضرت فریدالدین گنج شکر علیہ الرحمہ اور امام ربانی مجددالف ثانی علیہ الرحمہ (متوفی 1034ھ) جیسی جلیل القدر ہستیاں پیداہوئیں ،حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ کے اکثر اجداد کرام کاتعلق عہدۂ قضاءت سے تھا' جنھوں نے اپنے اپنے دور میں بے شمار علمی واصلاحی کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں۔(ملخص ازمعارف انوار،ص2)

حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ نے عمر کے ابتدائی پانچ سال گزارنے کے بعدحضرت سیدشاہ بدیع الدین رفاعی قندھاری علیہ الرحمہ کے ہاں ناظرہ قرآن کریم شروع کیا، گیارہ سال کی عمرشریف میں حضرت حافظ امجدعلی صاحب علیہ الرحمہ کی نگرانی میں (جوایک نابینا بزرگ تھے) حفظ قرآن کریم کی تکمیل کی ، ابتدائی تعلیم اورخصوصی تربیت اپنے والد ماجد حضرت قاضی ابومحمد شجاع الدین قندھاری علیہ الرحمہ سے حاصل کی اورتفسیر ،حدیث اورفقہ حضرت فیاض الدین اورنگ آبادی علیہ الرحمہ، حضرت عبدالحلیم فرنگی محلی علیہ الرحمہ، حضرت عبدالحی فرنگی محلی علیہ الرحمہ اور حضرت شیخ عبداللہ یمنی علیہ الرحمہ جیسے متبحر علماء کرام سے خصوصی استفادہ کیا اورتمام علوم وفنون میں مہارت تامہ حاصل کی۔

ازدواجی زندگی سے منسلک ہونے کے بعدتقریباً ڈیڑھ سال آپ نے سرکاری ملازمت کی ،لیکن خدائے تعالیٰ کامقصوداورمنشا کچھ اورہی تھا،آپ کوملازم بن کرکسی کے ماتحت رہنانہیں تھا، بلکہ اہل اسلام کی علمی وادبی اوراخلاقی واصلاحی سرپرستی کرنا تھا، حالات کچھ ایسے ہوئے کہ آپ نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا،سرکاری ملازمت سے دستبردار ہونے کے بعدلوگ آپ کودوبارہ ملازمت سے وابستہ ہونے کے لئے مشورے

دینے لگے، حضرت شیخ الاسلام نے ان مشوروں کو قبول نہیں فرمایا اور علوم دینیہ کی تعلیم وتدریس میں منہمک ہوگئے، چنانچہ آپ نے اپنی ساری توانائیاں اسی طرف مرکوز فرمادیں، علم دین کے پیاسے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے اور علم ومعرفت کے سمندر سے سیراب ہوکر اپنی علمی وروحانی تشنگی بجھالیا کرتے۔

## شاہان وقت کی تعلیم وتربیت

بہت جلد آپ کی بہتر تدریس اور عمدہ تربیت کا شہرہ ہوگیا اور سلطنت آصفیہ کے چھٹے فرمانروا نواب میر محبوب علی خان کی تعلیم وتربیت کے لئے آپ کو منتخب کیا گیا، جب حضرت شیخ الاسلام نے شاہی فرمان ملاحظہ فرمایا تو آپ نے اسے قبول نہیں کیا اور فرمایا کہ قومی خدمت بادشاہوں کی خدمت سے کہیں زیادہ بہتر ہے، پس میں اس کو قبول نہیں کرسکتا، لیکن حضرت مولانا مسیح الزماں علیہ الرحمہ نے جو اس وقت محبوب علی پاشا کی تعلیم وتربیت پر مامور تھے حضرت شیخ الاسلام سے اس ذمہ داری کو انجام دینے کی خواہش کی اور اس معزز عہدہ کو قبول کرنے کی مسلسل گزارش کی، بالآخر آپ نے یہ عہدہ قبول فرمالیا۔

برادران اسلام! اللہ تعالی کو منظور تھا کہ آپ اصلاح امت کے ساتھ شاہان وقت کی تعلیم وتربیت بھی فرمائیں، چونکہ حضرت شیخ الاسلام کی فکر ہمیشہ یہی رہتی تھی کہ امت کی صلاح وفلاح کا بیڑا اٹھایا جائے، حضرت شیخ الاسلام نے عہدہ کو اس لئے بھی قبول فرمالیا کہ شاہان وقت کی اصلاح ہوجائے تو عوام کی اصلاح بآسانی ممکن ہے، اگر شاہوں کی صحیح طور پر تربیت ہوجائے تو جس طرح چاہے قوم کے دھارے کو دنیوی ترقی اور دینی تہذیب کے ماحول سے ملایا جاسکتا ہے۔

چنانچہ یہ سلسلہ بلا انقطاع جاری رہا، محبوب علی پاشا کے بعد ان کے شہزادہ نواب میر عثمان علی خان نے اور ان کے دونوں شہزادوں نواب میر حمایت علی خان اعظم



جاہ بہادر اور نواب میر شجاعت علی خان معظم جاہ بہادر نے حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔

## مدینۂ منورہ میں قیام

1305ھ میں حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ نے سرزمین حجاز کا تیسرا سفر فرمایا، آپ سعادت حج سے مشرف ہونے کے بعد مدینۂ منورہ میں قیام فرما ہوئے اور تین (3) سال مسلسل بارگاہ رسالت میں حاضر رہے، اسی مبارک قیام کے دوران آپ نے اپنی مایہ ناز کتاب ''انوار احمدی'' تصنیف فرمائی، جس میں آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وفضیلت پر روح پرور مضامین تحریر فرمائے، اس کتاب کی ترتیب سے متعلق خود حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں:

جس زمانہ میں آقائے دارین نے بنظرِ کمالِ بندہ پروری اس ناچیز کی حضوری، افضل البلاد مدینۂ طیبہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفاً میں منظور فرمائی تھی، چندروز ایسے گزرے کہ کوئی کام درس وتدریس سے متعلق نہ رہا، چونکہ نفسِ ناطقہ بیکار نہیں رہتا، یہ بات دل میں آئی کہ چند مضامین، میلاد شریف وفضائل ومعجزات سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کتب احادیث وسیر سے منتخب کرکے منظوم کئے جائیں۔

ہر چند فن شاعری میں نہ کسی سے تلمذ ہے نہ مہارت، نہ اہل ہند کے محاورات سے واقفیت، مگر صرف اس لحاظ سے کہ یہ خدمت غالباً مناسبِ مقام ہے۔ اور تعجب نہیں اہل اسلام کو اس سے کچھ فائدہ بھی حاصل ہو، چند اشعار لکھے اور ہنوز مقصود تک پہنچا نہ تھا کہ ان اشعار کی شرح کرنے کا خیال اس وجہ سے پیدا ہوا کہ جب تک ماخذ، اِن مضامین کا بیان نہ کیا جائے، قابل اعتماد نہ سمجھے جائیں گے، چنانچہ اسی مدتِ حضوری میں چند اشعار کی شرح لکھی گئی تھی............(مقدمۂ انوار احمدی)

## ۞ حکم رسالت کے سبب دکن واپسی ۞

حضرت شیخ الاسلام حیدرآباد دکن سے ہجرت فرما کرتا دم زیست مدینۂ منورہ میں قیام کے ارادہ سے حاضر ہوچکے تھے،لیکن ہوایوں کہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے آپ کوسرزمین دکن واپسی کاحکم ہوا،آپ کو یہ فکر ہوئی کہ میں ہجرِ یار سے بیقرار ہوکر مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور یہیں سکونت اختیار کرنا چاہتا ہوں،اگر دکن واپس جاؤں گا تو محبوب کے در سے جدائی ہوجائے گی،فوراً مکہ مکرمہ روانہ ہوئے،اپنے پیر طریقت شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رجوع ہوئے توحضرت نے فرمایا کہ حکم رسالت میں دارین کی سعادت ہے،حکم کی تعمیل لازمی ہے اوراس میں تردد کی گنجائش نہیں!(ملخص ازمعارف انوار،ص6)

حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ کی آرزوتھی کہ مدینۂ طیبہ میں سکونت اختیار کرلیں اورحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا تھا کہ آپ دکن میں دین کی خدمت کریں،حضرت شیخ الاسلام نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مرضی پراپنی مرضی کوقربان کردیا اورحیدرآباد دکن واپس ہوگئے،بزبان حال گویا یہ اعلان ہورہا تھا کہ محض حضرت شیخ الاسلام کومدینۂ منورہ میں قیام کرنانہیں بلکہ مخلوق کثیر کوتاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ کرنا ہےاوران کے دلوں میں عشق ومحبت کی شمع روشن کرنا ہے۔

## ۞ دائرۃ المعارف کا قیام ۞

حضرات!1308ھ میں حیدرآباددکن واپسی کے بعدحضرت شیخ الاسلام نے اسلامی علوم وفنون کی عربی کتابوں کی طباعت واشاعت کے لئے عالمی تحقیقی ادارہ ''دائرۃ المعارف'' کا قیام عمل میں لایا،اس ادارہ کے انتظامات کی بخوبی انجام دہی کے لئے آپ نے ایک مجلس تشکیل دی جسے دائرۃ المعارف کی تمام تر ذمہ داریاں سپرد فرمادی تھیں،اس ادارہ سے بہت سی کتابوں پرتحقیق ہوئی اوران کی اشاعت عمل میں آئی،مخطوطات کے



ذخیرہ سے جن لعل وگوہر کونکال کراس ادارہ نے دنیا کے سامنے پیش کیا اسے دنیائے علم وفن،فراموش نہیں کرسکتی،آج یہی ادارہ اسلامی کتب کی تحقیق وتصحیح کے حوالہ سے عالم تحقیق وریسرچ میں مشہور ہےاورحیدرآباد کی ایک عظیم علمی شناخت بن چکا ہے۔

مدینۂ طیبہ میں قیام کے دوران حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمہ نے شخصی طور پر گرانقدر سرمایہ خرچ کرکے حدیث شریف کی متعدد کتابوں کے قلمی نسخوں کونقل کروایا، جس میں کنزالعمال شریف سرفہرست ہے،یہ فن حدیث شریف کی وہ عظیم کتاب ہے، جو(70)ستر سے زائد کتب حدیث کا مجموعہ کہلاتی ہے،جس میں چھیالیس ہزار چھ سؤسولہ(46616)احادیث وآثار پرمشتمل ہے،نیز یہ کتاب حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمہ کاہی فیضان ہے کہ دائرۃ المعارف سے کنزالعمال کی اشاعت ہوئی،تب دنیا نے دیکھا کہ کنزالعمال حدیث شریف کا بہت بڑاذخیرہ ہے اورساری دنیا میں استفادہ کا ذریعہ ہے۔(ملخص ازمطلع الانوار،ص67)

حجاز مقدس سے واپسی کے بعدحضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمہ دوبارہ تصنیف وتالیف اوردرس وتدریس میں مصروف ہوگئے،تاکہ اسلامی افکار کی اشاعت ہو،صحیح عقائد کی ترویج ہو،ملت کی اعتقادی وعملی اصلاح ہو،عوام صلاح وفلاح حاصل کریں اور دینی ودنیوی ہرمیدان میں ترقی کی راہیں طے کرتے رہیں۔

## ۞ باطل فرقوں کی فریب کاریوں پردلسوزی کا اظہار ۞

اُس دورمیں لوگ مذہب ومسلک سے دورگمراہیوں کاشکار ہوچکے تھے،اسلام کے بعض نام لیوا' دین کے نام پر بے دینی پھیلارہے تھے،کتاب وسنت پرعمل کا دعوی کرنے والے گمراہ فرقے اپنے باطل نظریات کا جال بچھا چکے تھےاور ہمارے بھولے بھالے بھائی ان کے دام فریب میں آرہے تھے۔

حضرات!اس سلسلہ میں یہ بات روزروشن کی طرح عیاں ہے کہ باطل فرقوں

کے افراد کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہورہا ہے اوران فرقوں میں شامل ہونے والے افراد کسی دوسرے مذہب کے نہیں، خودمسلمان ہیں، کسی اور فرقہ کے نہیں، اہل سنت وجماعت ہیں، باطل کی ان دسیسہ کاریوں پر دلسوزی کا اظہار کرتے ہوئے اورعوام اہل سنت کی بے توجہی ولاپرواہی پر افسوس کرتے ہوئے حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

قابل توجہ یہ بات ہے کہ جسکا اثر پڑتا ہے ہمارے سنی حضرات ہی پر پڑتا ہے، قادیانی، نیچری وغیرہ نے الحاد کی عام دعوت دی اور تبلیغ کررہے ہیں، مگر نہ کوئی اہل یوروپ نے انکی بات مانی، نہ ہندوؤں نے اور نہ کسی اسلامی فرقہ نے، خدا ہماری جماعت کوسلامت رکھے!، یہی حضرات سخی ہیں کہ ہرایک کی مراد پوری کرتے ہیں اوروقتاً فوقتاً ان کے شریکِ حال ہوکران کا ایک گروہ بنادیتے ہیں، عقل سے معذور ہوں تو ہوں، بے تعصب اورمنصف اس درجہ کے کہ جس نے کچھ کہہ دیا، اسکو کمالِ غور سے دیکھیں گے اور بے علمی اور کم عقلی سے جواب نہ سوجھے تو اسی کا نام انصاف رکھیں گے کہ وہ مان لیا جائے، ادھر جاہلوں کوشکار کرنے کے ہتھکنڈے ہاتھ لگ گئے ہیں، وہ ایسے دام بچھاتے ہیں کہ خواہ مخواہ ان میں پھنس جائیں، اگر علم ہوتو ان کی مکاریاں اورجعلسازیوں کا جواب دے سکیں، پھر عقل پر ناز ہے کہ ہم ہر چیز کو خوب سمجھ سکتے ہیں! اگر کچھ خرچ کر کے ایمان خریدا ہوتا تو اس کے کھوجانے کا کچھ غم ہوتا! وہ تو باپ دادا کی کمائی تھی، مال میراث کی طرح بے دریغ لٹا دینی کوئی مشکل بات نہیں، اگر ایک روپیہ کوئی دھوکہ دیکر لے جائے تو عمر بھر یاد رکھیں گے، مگر کوئی پھسلا کر ایمان لے جائے تو اس کی کچھ پرواہ نہیں، اب کہئے کہ ان کو ایمان سے کیا تعلق؟ پھر ایسوں کا اہل اسلام میں رہنے سے فائدہ ہی کیا!! بلکہ ایسے لوگوں کو تو علیحدہ ہوجانا ہی قرینِ مصلحت ہے، خس کم جہاں پاک۔



البتہ قابل افسوس یہ ہوگا کہ کوئی ایماندار آدمی بے ایمان ہوجائے۔ تعجب نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس حدیث شریف میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہو کہ آخری زمانہ میں جو فتنے ہوں انکو مکروہ نہ سمجھو، بہرحال یہ دعا کرنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ اہل ایمان کو استقامت عطا فرمائے کہ اخیر زمانے کے فتنوں سے محفوظ رہیں۔

(مقاصد الاسلام، حصۂ چہارم، ص 69/68)

### ۞ عقائد باطلہ کا رد بلیغ ۞

گمراہ فرقوں کی جانب سے مسلسل حملوں کے سبب اورعقائد صحیحہ سے متعلق عام مسلمانوں کی سرد مہری وبے مروتی کے باعث حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمہ نے اپنے قلم کو جنبش دی اور جس زاویہ سے دین متین کے خلاف کوئی معاملہ درپیش ہوتا فوراً اس کا رد بلیغ فرماتے، اس دور میں خالق کائنات کی ذات قدسی صفات سے متعلق بے جا تاویلات کئے جارہے تھے، جن سے اس کی خالقیت کا انکار ہورہا تھا، حضرت شیخ الاسلام نے اپنی کتاب مقاصد الاسلام حصۂ سوم میں اس عنوان پرلکھی جانے والی کتاب ''الکلام'' کی بروقت تردید فرمادی۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خاتمیت میں باطل تاویلات کے ذریعہ عقیدۂ ختم نبوت پر رکیک شبہات پیدا کئے جارہے تھے، حضرت شیخ الاسلام نے اس سے متعلق تمام شکوک کو دفع کرتے ہوئے مرزا قادیانی اوراس کے ہمنوا افراد کا نہایت عمدگی اورمکمل سنجیدگی سے ردفرمایا، اوراس عنوان پر لکھی جانے والی کتب ''ازالۃ الاوہام'' اور ''تائید الحق'' کے رد میں ''افادۃ الافہام'' (دوحصے) اور ''انوار الحق'' نامی کتب تصنیف فرماکر آپ نے فرض منصبی ادا کردیا۔

گمراہ فرقوں کی جانب سے حمایتِ توحید اور دفعِ شرک وبدعت کے غرور میں شان رسالت میں بے ادبی کی فکر دی جارہی تھی، آپ نے فی الفور اس کی طرف توجہ فرمائی

اوراپنی تحریرات کے ذریعہ اُس فتنہ کا سد باب کیا، بالخصوص مدینۂ منورہ میں لکھی گئی کتاب ''انوار احمدی'' اور مقاصدالاسلام کے گیارھویں حصہ سے کتاب وسنت کی روشنی میں شانِ رسالت اور مقام نبوت کو آشکار فرمایا۔

جب ائمۂ اربعہ کی تقلید کو گمراہی سے تعبیر کیا جارہا تھا، آپ نے فقہ اور تقلید کی اہمیت وافادیت پر ''حقیقۃ الفقہ'' نامی ایک تحقیقی کتاب دو جلدوں میں تصنیف فرمائی۔

انبیاء کرام کے معجزات کا انکار اور اس میں غلط تاویلات پر مشتمل ایک رسالہ ''التحریر'' شائع ہوا، حضرت شیخ الاسلام نے عقلی ونقلی اور منطقی وفلسفی ہر زاویہ سے مقاصدالاسلام کے حصۂ دوم اور نہم میں معجزات کی حقانیت کو ثابت کیا۔

فرقۂ روافض کی سرکوبی کے لئے اس کے باطل عقائد ونظریات سے متعلق مقاصدالاسلام حصۂ پنجم وششم میں تفصیلی بحث فرمائی اور قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا رد بلیغ فرمایا۔

اہل قرآن کے نام سے ایک فرقہ زور پکڑ رہا تھا، آپ نے اس کی شرعی گرفت فرمائی اور حدیث شریف کی حُجِّیَّتْ اور اس کی ضرورت کو کتاب وسنت کے مضبوط دلائل سے مقاصدالاسلام کے حصۂ چہارم میں ثابت فرمایا۔

## ۞ اصلاح امت کے وسائل اور اس کا استحکام ۞

الغرض حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمہ نے قوم وملت کی اصلاح کیلئے خط وکتابت کے علاوہ ہر ممکن ذریعہ کو استعمال فرمایا، ایک طرف تحقیقی کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا تو دوسری طرف علمی ودینی نایاب کتب کی فراہمی کے لئے آصفیہ سنٹرل لائبریری کا قیام آپ ہی کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے، جو عوام کی علمی وادبی ضرورتوں کے لئے استفادہ کا باعث ثابت ہوا۔ (ملخص از مطلع الانوار، ص68)

ملت کی شرعی رہنمائی کے لئے جامعہ نظامیہ کے احاطہ میں حضرت شیخ الاسلام



نے اپنی شخصی نگرانی میں دارالافتاء کی بنیاد ڈالی، دارالافتاء کے قیام سے لیکر اب تک لاکھوں فتاوی جاری ہوچکے ہیں، جامعہ نظامیہ کے دارالافتاء سے جاری کردہ فتاوی کو حکومت ہند، سرکاری ادارے، بالخصوص ملک کی تمام عدالتیں قدر کی نگاہوں سے دیکھتی ہیں اور انہیں قبول کرتی ہیں۔ (ملخص از مطلع الانوار، ص76)

اسی طرح آپ نے علمی کتب کی نشر واشاعت کے لئے ''اشاعت العلوم'' کے نام سے ایک مجلس قائم فرمائی، جہاں سے عقائد واعمال کی اصلاح سے متعلق سینکڑوں کتابیں زیور طباعت سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آچکی ہیں اور آج بھی دینی ومذہبی کتب کی اشاعت وطباعت کا سنہرا سلسلہ جاری ہے۔ (ملخص از مطلع الانوار، ص60)

## ۞ جامعہ نظامیہ کا قیام اور اس کے مقاصد ۞

جامعہ نظامیہ جو آج ملک کی ایک عظیم وقدیم اسلامی یونیورسٹی ہے، اس کے قیام کا مقصد یہی ہے کہ مسلمانوں میں مذہبی شعور بیدار کیا جائے، انہیں دینی تعلیم سے روشناس کروایا جائے، مذہب اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کی جائے، نونہالان امت اور نوجوانان ملت کو اس کام کے لئے ابھارا جائے، انہیں تصنیف وتالیف کے لائق بنایا جائے، ان میں تقریر وتحریر کی صلاحیت پیدا کی جائے اور ان سے مسلک حق اہل سنت وجماعت کی حفاظت کی خدمت لی جائے، اس کے عقائد صحیحہ کی ترویج کا کام لیا جائے۔ (ملخص از مطلع الانوار، ص70، انوار الانوار، ص135/134)

الحمدللہ جامعہ نظامیہ اپنے بانی کے افکار سے روشنی حاصل کرتے ہوئے، انہی مقاصد کی تکمیل میں ترقی کی راہوں پر گامزن ہے اور یہ حقیقت ہے کہ یہاں کے فارغین اور علماء ہند وبیرون ہند اقطاع عالم میں اپنی خدمات جاری رکھے ہوئے ہیں، حضرت شیخ الاسلام نے ایک طرف علماء حق کی جماعت تیار کرنے کا بیڑا اٹھایا، تو دوسری طرف اپنے مریدین ومتوسلین کے لئے فیض رسانی کا سلسلہ جاری فرمایا، تاریخ شاہد ہے کہ آپ

روزانہ رات دیر گئے ،تصوف کی عظیم کتاب ''فتوحات مکیہ'' کا درس دیا کرتے جس کا سلسلہ تقریباً تہجد تک جاری رہتا۔(ملخص از مطلع الانوار،ص33)

اس درس میں حضرت شیخ الاسلام کے مخصوص تلامذہ بعض خلفاء ومریدین شرکت کیا کرتے ،حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمہ نے انتخاب فتوحات مکیہ کے بطور قیمتی نکات بھی قلمبند فرمائے ،جس کا قلمی نسخہ جامعہ نظامیہ کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

## ۞ منصب ''شیخ الاسلام'' کے لئے انتخاب ۞

برادران اسلام !چونکہ حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمہ نے شاہان آصفیہ کی علمی اور دینی سرپرستی کی تھی اور شاہان وقت نے آپ کی خدمت میں زانوئے ادب تہ کیا تھا، جس کا اثر یہ ہوا کہ وہ دین متین کی اشاعت میں پیش پیش رہے اوراس کی تبلیغ میں اپنی خصوصی دلچسپی کا اظہار کیا اور علمی نمونہ بھی پیش کیا چنانچہ جب نواب میر عثمان علی خان ساتویں فرمانرواں کی حیثیت سے مسند نشیں ہوئے تو حضرت شیخ الاسلام کو 19 رجمادی الاولی ،1330ھ میں امور مذہبی کا ''ناظم''اور سلطنت دکن کا ''صدر الصدور'' منتخب فرمایا لیکن آپ نے یہ کہہ کر معذرت خواہی کی کہ سرکاری ملازمت کے لئے انتہائی عمر پچپن(55)سال مقرر ہے اوراس وقت آپ کی عمر شریف 66 سال سے تجاوز کرگئی تھی، گویا آئینِ سلطنت کے مطابق سرکاری ملازمت کی اہلیت کی مدت گزرچکی تھی ،لیکن شاہ وقت نے اعلان کیا کہ ''اس وقت ملک کی خدمات کے لئے آپ سے زیادہ کوئی موزوں نہیں ہے''۔(ملخص از مطلع الانوار،ص24،انوارالانوار،ص82/80)

آخر کار حضرت شیخ الاسلام نے بحیثیت ناظم امور مذہبی عہدہ کا جائزہ لیا اور آپ کی دینی ومذہبی اصلاحات حکومتی سطح پر نافذ العمل ہوتی رہیں اور قومی وملی خدمات کا تسلسل بلالحاظ مذہب وملت جاری رہا،دوسال کے مختصر وقفہ میں آپ کی بہترین خدمات کی وجہ سے ''وزیر مذہبی'' کا عہدۂ جلیلہ آپ کے سپرد کیا گیا اور آپ ''شیخ الاسلام'' کے



مبارک منصب پر فائز ہوئے جو تاوقتِ وصال آپ سے منسلک رہا،اس اثناء میں ملت کا کوئی شعبہ ایسا نہ رہا،جس کی تجدید واصلاح کا کارنامہ حضرت شیخ الاسلام نے انجام نہ دیا ہو۔

## ۞ مساجد کی تعمیر اور آبادکاری ۞

ناموس توحید ورسالت کے تحفظ کے پیش نظر آپ نے ملک وبیرون ملک مساجد تعمیر کروائیں ،بالخصوص ان میں آسٹریلیا اور بصرہ کی مساجد قابل ذکر ہیں،شہر ومضافات میں جو مساجد خستہ اور مخدوش ہوچکی تھیں ان کی مرمت اور آہک پاشی کا اہتمام فرمایا، جو مساجد غیر آباد اور ویران تھیں انہیں آباد کروایا ،اور منظّم طور پر خطیب ،امام اور مؤذن کا تقرر فرمایا۔(ملخص از مطلع الانوار،ص50،انوارالانوار،ص100)

مساجد تعمیر کرنے اور انہیں آباد کرنے والوں کے لئے کتاب وسنت میں بے شمار فضائل وارد ہوئے ہیں،سورۂ توبہ میں ارشاد حق تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ

بیشک اللہ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کرسکتا ہے جواللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا اور نماز کو قائم کیا اور زکوۃ ادا کیا ہو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتا ہو۔

(سورۃ التوبۃ۔18)

مسجدوں کو بنانے اور آباد کرنے والوں کے عقیدہ وعمل کو بیان کیا گیا کہ وہ کامل الایمان بھی ہوتے ہیں،عقائد صحیحہ میں پختہ ہوتے ہیں اور عبادات ومعاملات کے سلسلہ میں ثابت قدم رہتے ہیں،ان کے دل خوف خدا سے معمور ہوتے ہیں،وہ اپنے پروردگار کے سوا کسی سے خوف نہیں کھاتے ،حضرت شیخ الاسلام کی زندگی سراسر اس آیت مبارکہ کی آئینہ دار ہے،غور کریں! جن کے آگے شاہان وقت کے سرخم ہوں بھلا وہ کسی سے کیا

خوف کھاسکتا ہے؟۔

## ۞ مدارس کی تاسیس اور تنظیم ۞

تاریخ شاہد ہے کہ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت دارارقم میں مدرسہ کا قیام عمل میں لایا، جبکہ مساجد کی تعمیر کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا، مدینہ منورہ کی گلیاں جب نور اسلام سے روشن ہوئیں تو معلم کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو معلم بنا کر وہاں روانہ فرمایا اور وہ اہل مدینہ کو کتاب وسنت کی تعلیم دیتے رہے۔

اسی اہمیت وفضیلت کے پیش نظر حضرت شیخ الاسلام نے ملک وبیرون ملک دینی مدارس کے قیام اوران کی ترقی کی طرف خصوصی توجہ فرمائی اوران کے استحکام کے لئے خطیر رقم جاری فرمائی۔(ملخص از مطلع الانوار،ص48) تاکہ ان مدارس میں مسلمانوں کی نسلیں تعلیم حاصل کرتی رہیں، اسلامی تہذیب سے آشنا ہوکر ملت کی صحیح رہنمائی کرنے کی اہل بن جائیں اور شریعت کی بنیادی تعلیم حاصل کرکے اسلام کے سچے پاسبان اور کاروان امن وسلامتی کے سالار بن جائیں۔

## ۞ ملت کی شرعی رہنمائی ۞

دینی خدمات مؤذنی، امامت، خطابت اور قضاءت وغیرہ کی بخوبی انجام دہی کے لئے ایک نصاب کی ضرورت تھی، حضرت شیخ الاسلام نے ایک مثالی نصاب ترتیب دینے کا حکم فرمایا، جس کی ترتیب کا کام آپ کے ایک شاگردِ رشید حضرت مولانا قاضی غلام محی الدین صاحب علیہ الرحمہ نے انجام دیا جو ''نصابِ اہل خدمات شرعیہ'' کے نام سے مشہور ہے اور یہ نصاب آج بھی امت مرحومہ کی شرعی رہنمائی کے لئے بہر طور مفید ومعتبر مانا جاتا ہے۔ الحمدللہ عمومی فائدہ کی غرض سے جامعہ نظامیہ نے اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ کرواکر شائع کیا ہے۔



اولیاء کرام کے آستانوں اور بزرگان دین کی خانقاہوں کے تحفظ کے لئے حضرت شیخ الاسلام نے خصوصی توجہ فرمائی' سجادگان اور متولیان کی تربیت کے لئے دستور کی تشکیل اور ان کے لئے مخصوص نصاب کی تدوین کی طرف توجہ فرمائی اور یہ نصاب ''ہدایات الشیوخ'' کے نام سے موسوم ہوا، جسے آپ ہی کے شاگرد حضرت سید شاہ ابوالقاسم شطاری علیہ الرحمہ صدر المدرسین جامعہ نظامیہ نے ترتیب فرمایا۔(ملخص از انوار الانوار،ص96)

سالکوں کے رہنما اور عارفوں کے بادشاہ
کاملوں کے مقتدی و پیشوا انوار ہیں
(مؤلف)

حضرت شیخ الاسلام ہی نے دینی تعلیم کو اس دور کے سرکاری مدارس میں لازمی قرار دیا، مذہبی لٹریچر کو مسلمانوں کے نادار طبقہ میں مفت تقسیم کروایا، شہرواضلاع اور دیہاتوں میں مذہبی حمیت اور دین پر استقامت کو باقی رکھنے کے لئے خطباء کا انتظام فرمایا، شریعت مطہرہ کی روشنی میں تجہیز وتکفین کے لئے غسالوں کی تربیت کا اہتمام فرمایا، ان کا امتحان مقرر فرمایا اس سے متعلق ''نصاب غسالان'' کے نام سے ایک کتاب تصنیف کروائی اور اس کو تقسیم کروایا۔(ملخص از مطلع الانوار،ص58، انوارالانوار،ص107)

جانور اور ذبیحہ کو حلال کرنے اور شریعت کے مطابق ذبح کرنے کے لئے مستند، تعلیم یافتہ ملاؤں کا تقرر فرمایا، جس کا سلسلہ الحمدللہ دِیار دکن میں آج بھی جاری ہے۔(ملخص از مطلع الانوار،ص55، انوارالانوار،ص98)

## ۞ اصلاح امت کے لئے دیگر اقدامات ۞

بندگان خدا کو راہ حق پر لانے کے لئے اور انہیں صراط مستقیم پر گامزن کرنے کے لئے کلام الٰہی اور احادیث نبوی میں کئی مقامات پر حکم دیا گیا کہ ایمان والوں کو ساری

انسانیت کی اصلاح اورسدھار کی فکر کرنی چاہئے،سورۂ نحل میں ارشاد ہورہا ہے:

اُدْعُ إِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ۔

اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت سے بلایئے اوران سے اس طریقہ پر بحث کیجئے جوسب سے بہتر ہو۔

(سورۃ النحل۔125)

چنانچہ حضرت شیخ الاسلام نے عامۃ المسلمین کی عادات واطوار اور اخلاق وکردار کی اصلاح کے لئے''انجمن اصلاح مسلمانان'' کا قیام عمل میں لایا۔(ملخص ازمطلع الانوار،ص52،انوارالانوار،ص88)

امت مرحومہ کوشریعت مطہرہ پر پابند کرتے ہوئے نشہ آوراشیاء،شراب وغیرہ کے استعمال کوقابل سزا جرم قرار دیا،شراب کی دکانوں کو بیرون شہر منتقل کرنے کے احکام جاری فرمائے اورمخصوص ومبارک مواقع پرانہیں کھلا رکھنے پر پابندی عائد کردی،(ملخص ازمطلع الانوار،ص52،انوارالانوار،ص88)

رمضان المبارک میں دن کے اوقات میں بھی تقاریب اوردعوتیں ہوا کرتیں۔ حضرت شیخ الاسلام نے ان پر روک لگادی، ہوٹلیں کھلی ہوتی تھیں،آپ نے ہوٹلوں پر دن میں پردے لگانے کا حکم صادر فرمایا۔(ملخص از انوارالانوار،ص100۔ معارف انوار،ص14)

حکومت آصفیہ کے دور میں ناپ تول کے پیمانے یکساں نہیں تھے،عموماً خرید وفروخت کے وقت ناپ تول میں کمی بیشی ہوا کرتی تھی، حالانکہ یہ شریعت میں گناہ عظیم ہے،حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم ناپ تول میں کمی زیادتی کرنے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوئی،حضرت شیخ الاسلام نے ملک میں رائج تمام پیمانوں کی تصحیح اوردرستگی کا انتظام کروایااور ناپ تول سے پیدا ہونے والی خرابیوں کا ازالہ فرمایا۔(ملخص ازمطلع



الانوار،ص58۔انوارالانوار،ص106)

دینی کتب اورمنتشراوراق کی پڑیاں باندھی جاتی تھیں،حضرت شیخ الاسلام نے خاص طور پرملت کواس بے ادبی اور بے حرمتی کے وبال سے بچانے کیلئے''انجمن تحفظ اوراق متبرکہ'' نامی مجلس تشکیل دی، جسے آپ نے دینی کتب،اسلامی صفحات اور بالخصوص کلام الٰہی کے اوراق کے تحفظ کی ذمہ داری سونپی تھی (ملخص از انوارالانوار،ص107)

حضرت شیخ الاسلام کے مدینۂ منورہ میں قیام کے دوران کسی نے آپ کو یہ اطلاع دی کہ فلاں صاحب فاقہ کی وجہ سے مٹی گھول کر پیا کرتے ہیں اورکسی کے سامنے اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کرتے ، یہ سنتے ہی حضرت شیخ الاسلام بے قرار ہوگئے،آپ پر اس واقعہ کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ آپ نے اسی وقت مدینہ شریف کے مسکین حضرات کی امداد اوران کی خدمت کے لئے انجمن قائم فرمائی،جس کی آپ نے اپنے قیام تک بخوبی نگرانی انجام دی۔(ملخص ازمطلع الانوار،ص41)

غم کے بادل چھٹ گئے سب آپ کی تسکین سے
دردمند و غمزدہ کا مدعا انوار ہیں

(مؤلف)

قمری تاریخ کا دارومدار چاند پر منحصر ہوتا ہے،عموماً ماہانہ چاند کے دکھائی دینے یا نہ دکھائی دینے سے متعلق الجھن رہا کرتی تھی،خاص طور پر رمضان اورعیدالفطر کے چاند دیکھنے کے مسئلہ پر لوگ تشویش میں رہتے تھے،حضرت شیخ الاسلام نے عوام کومطمئن کرنے کے لئے ایک کمیٹی''رؤیت ہلال'' کے نام سے تشکیل فرمائی جس میں آپ نے علماء ومشائخ اور ماہرین فلکیات کوشامل فرمایا اور بنفس نفیس خود بھی اس کی نگرانی فرمایا کرتے ،رؤیت ہلال کمیٹی کی خدمات کا یہ سلسلہ الحمدللہ آج بھی حیدرآباد دکن وغیرہ میں برقرار ہے۔(ملخص ازمطلع الانوار،ص56۔انوارالانوار،ص112 تا115)

دفتر قضاۃ کو بھی آپ نے مناسب طور پر ترتیب دیا، قاضی صاحبان کے لئے اصول وضوابط جاری فرمائے، نکاح کے سیاہ ناموں کی شکل؛ جوان دنوں دکن میں ہم دیکھ رہے ہیں وہ حضرت شیخ الاسلام ہی کا کارنامہ ہے، یہ آپ ہی کا فیضان ہے کہ آپ نے نکاح، طلاق، اور خلع وغیرہ سے متعلق پیش آنے والی مشکلات کو قبل از وقت دور فرمادیا جس کا اندازہ ہم اپنے ماحول میں بخوبی کر سکتے ہیں۔ (ملخص از مطلع الانوار، ص 52)

حضرات! واضح رہے کہ حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمہ سلطنت کے ایک معزز مذہبی وزیر تھے، لہذا آپ دکن کے مختلف مقامات کے سرکاری دورے بھی فرمایا کرتے، مذہبی امور کا بخوبی معاینہ کرتے، دینی خدمات کا جائزہ لیتے اوراس میں ضروری اصلاحات فرماتے، 1325ھ میں آپ نے اورنگ آباد اوراس کے قرب وجوار کے چار علاقوں کا دورہ فرمایا تھا اوراس دورہ میں آپ نے چورانوے (94) مقامات کا معاینہ کیا، جس میں اٹھائیس (28) مساجد، سات (7) مدارس، انتیس (29) بارگاہیں اور اس کے علاوہ دیگر دفاتر، عیدگاہ، قبرستان' موقوفہ مکانات اور سرائے وغیرہ شامل ہیں۔

چونکہ آپ سلطنت کے مذہبی وزیر تھے، اس مناسبت سے آپ کے زیر اختیار غیر مسلم اقوام سے متعلق اموراور جائیدادیں بھی تھیں' آپ نے جانبداری اور خیانت کے بغیر اپنی ذمہ داری بخوبی نبھائی۔ (ملخص از: انوارالانوار، ص 119/118)

ان مقامات کا آپ نے نہ صرف معاینہ فرمایا، بلکہ ان سے متعلق حکام کو ضروری ہدایات دیں، اسی طرح 1322ھ میں ''روضۂ بزرگ حضرت بندہ نواز'' کی خدمات آپ کو تفویض کی گئیں تو آپ نے حضرات سجادگان کی تعلیم کا خصوصی اہتمام فرمایا، بارگاہ کی تعمیر وترمیم اور دیگر کئی رفاہی امور انجام دئے، گلبرگہ شریف میں ''مدرسہ دینیہ'' کی بنیاد ڈالی، شفاخانہ کا قیام عمل میں لایا اور اس کا مکمل انتظام فرمایا۔ (ملخص از: انوارالانوار، ص 102/101)





الغرض حضرت شیخ الاسلام نے اپنی ساری زندگی دین متین کی تجدید، امت مرحومہ کی اصلاح اور قوم وملت کی فلاح و بہبود میں صرف فرمائی، دینی خدمات کے تمام گوشوں میں آپ نے گہرے نقوش چھوڑے ہیں، مسلمانوں کے تمام طبقات اور مختلف طبقات کے تمام افراد آپ کی خدمات سے مسلسل استفادہ کررہے ہیں، آپ کی خدمات وہ عظیم خدمات ہیں، جنہیں دنیا فراموش نہیں کرسکتی، آپ کے کارنامے وہ گراں قدر کارنامے ہیں جسے مسلمان ہمیشہ اپنے لئے مشعل راہ بنائیں گے، آپ کی بیش قیمت تحریرات اور تحقیقی تصانیف سے اہل سنت وجماعت کے خواص وعوام رہبری ورہنمائی حاصل کرتے رہیں گے۔

تا ابد قائم رہیں گے آپ کے چھوڑے نقوش
مصطفٰی کے فیض کا اِک سلسلہ انوار ہیں

(مؤلف)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمہ کی تعلیمات پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آپ کے فیضان سے مستفیض فرمائے اور آپ کے انوار سے مستنیر فرمائے!

آمِیـن بِجَاہِ سَیِّدِنَا طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلٰی خَیْـرِ خَـلْـقِـہٖ سَیِّـدِنَـا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

۞۞۞۞۞

**نوٹ** : خطبۂ اولی کیلئے ہر جمعہ کی مناسبت سے سابقہ بیانات میں درج کردہ احادیث شریفہ منتخب فرمالیں، سہولت کی خاطر ان پر بھی اعراب لگادیئے گئے ہیں۔

## خطبۂ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اِرْغَامًا لِمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَکَفَرَ، وَاَشْھَدُ اَنَّ
سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
سَیِّدُ الْخَلَائِقِ وَالْبَشَرِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ مَصَابِیْحِ الْغُرَرِ.___اَمَّا بَعْدُ!

فَیَاعِبَادَ اللّٰہِ! اِتَّقُوْا اللّٰہَ تَعَالٰی مِنْ سَمَاعِ اللَّغْوِ وَفُضُوْلِ
الْخَبَرِ، وَانْتَھُوْا عَمَّا نَھَاکُمْ عَنْہُ وَزَجَرَ، حَافِظُوْا عَلَی الطَّاعَۃِ،
وَحُضُوْرِ الْجُمَعِ وَالْجَمَاعَۃِ. وَاعْلَمُوْا! اَنَّ اللّٰہَ اَمَرَکُمْ بِاَمْرٍ بَدَاَ فِیْہِ
بِنَفْسِہٖ، وَثَنّٰی بِمَلَائِکَتِہٖ الْمُسَبِّحَۃِ لِقُدُسِہٖ، وَثَلَّثَ بِکُمْ اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ
مِنْ بَرِیَّۃِ جِنِّہٖ وَاِنْسِہٖ، فَقَالَ تَعَالٰی فِیْ شَاْنِ نَبِیِّنَا مُخْبِرًا وَّاٰمِرًا؛اَعُوْذُ
بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: اِنَّ اللّٰہَ
وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا؛اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْقَلْبِ وَقُرَّۃِ الْعَیْنِ
وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ. فَیَا اَیُّھَا الرَّاجُوْنَ مِنْہُ شَفَاعَۃً صَلُّوْا
عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا؛ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ



الْحَرَمَیْنِ وَصَاحِبِ الْھِجْرَتَیْنِ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَاَصْحَابِہٖ. فَیَااَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ اِلٰی رُؤْیَا جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا؛ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ،
لَا سِیَّمَا صَاحِبِ الْغَارِ وَالرَّفِیْقِ، اَفْضَلِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ بِالتَّحْقِیْقِ،
اَلسَّابِقِ اِلَی الْاِیْمَانِ وَ التَّصْدِیْقِ، اَلْمُؤَیَّدِ مِنَ اللّٰہِ بِالتَّوْفِیْقِ، اَلْخَلِیْفَۃِ
الرَّاشِدِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ. وَعَلَی الزَّاھِدِ الْاَوَّابِ، اَلنَّاطِقِ بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ، مُزَیِّنِ
الْمَسْجِدِ وَالْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ، اَلْمُوَافِقِ رَاْیُہٗ لِلْوَحْیِ وَالْکِتَابِ،
اَلْخَلِیْفَۃِ الرَّاشِدِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ. وَعَلٰی جَامِعِ الْقُرْاٰنِ، کَامِلِ
الْحَیَاءِ وَالْاِیْمَانِ، ذِی النُّوْرَیْنِ وَالْبُرْھَانِ، مَنِ اسْتَحْیَتْ مِنْہُ
مَلَائِکَۃُ الرَّحْمٰنِ، اَلْخَلِیْفَۃِ الرَّاشِدِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ
عَفَّانَ، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ. وَعَلٰی اَسَدِ اللّٰہِ الْغَالِبِ،مَظْھَرِ
الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ، اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ، اَلْخَلِیْفَۃِ الرَّاشِدِ
اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ وَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ. وَعَلٰی ابْنَیْہِ الْکَرِیْمَیْنِ، اَلسِّبْطَیْنِ
الشَّھِیْدَیْنِ،اَلطَّیِّبَیْنِ الطَّاھِرَیْنِ ، اَلْاِمَامَیْنِ الْھُمَامَیْنِ؛ سَیِّدَیْنَا اَبِیْ

مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَیْنِ، رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا. وَعَلٰی اُمِّهِمَا سَیِّدَةِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، سَیِّدَتِنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا.وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَزْوَاجِ الْمُطَهَّرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَالْبَنَاتِ الطَّیِّبَاتِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ اَجْمَعِیْنَ.وَعَلٰی عَمَّیْهِ الْمُعَظَّمَیْنِ عِنْدَ اللّٰهِ وَالنَّاسِ، اَلْمُطَهَّرَیْنِ مِنَ الدَّنَسِ وَالْاَرْجَاسِ، سَیِّدَیْنَا اَبِیْ عُمَارَةَ حَمْزَةَ وَاَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا.وَعَلَی السِّتَّةِ الْبَاقِیَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ ،وَالَّذِیْنَ بَایَعُوْهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابٰی وَالْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الْقَرَارِ،رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ.

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ، وَاَعْلِ کَلِمَةَ الْحَقِّ وَالدِّیْنِ، اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ، وَاخْذُلِ الْکَفَرَةَ وَالْمُبْتَدِعَةَ وَالْمُشْرِکِیْنَ، اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَ اَعْدَاءِ الدِّیْنِ، وَمَزِّقْ جَمْعَهُمْ یَا مُبِیْدَ الظَّالِمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ دِیَارَهُمْ، وَزَلْزِلِ الْاَرْضَ مِنْ تَحْتِ اَقْدَامِهِمْ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ. اَللّٰهُمَّ کُنْ لَّنَا وَلَا تَکُنْ عَلَیْنَا، وَانْصُرْنَا وَلَاتَنْصُرْ عَلَیْنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیْنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ هَمِّنَا،



وَلَامَبْلَغَ عِلْمِنَا،وَلَاغَایَةَ رَغْبَتِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا بِذُنُوْبِنَا مَنْ لَّا یَخَافُکَ فِیْنَا وَلَا یَرْحَمُنَا، یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ.وَاکْتُبِ اللّٰهُمَّ السِّتْرَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِیَةَ عَلَیْنَا وَعَلٰی عَبِیْدِکَ الْحُجَّاجِ وَالْغُزَاةِ وَالْمُقِیْمِیْنَ وَالْمُسَافِرِیْنَ، فِیْ بَرِّکَ وَبَحْرِکَ وَجَوِّکَ مِنْ اُمَّةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَجْمَعِیْنَ.اَللّٰهُمَّ حَرِّرِ الْمَسْجِدَ الْبَابَرِیّ وَالْمُقَدَّسَاتِ الْاِسْلَامِیَّةَ مِنْ اَیْدِی الظَّالِمِیْنَ الْمُعْتَدِیْنَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ .اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِمَشَائِخِنَا وَلِمَنْ لَهٗ حَقٌّ عَلَیْنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا بِالدُّعَاءِ، وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ،وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، اَلْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ، رَبَّنَااِنَّکَ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ، بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

اِنَّ اللّٰهَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ، یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ.

اُذْکُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰی یَذْکُرْکُمْ، وَادْعُوْهُ عَلٰی نِعَمِهٖ یَسْتَجِبْ لَکُمْ، وَلَذِکْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَ اَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَکْبَرُ.

## منقبت بحضور شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ

اک اشارہ پہ سب کچھ فدا کردیا    اپنے آقا کا منشا وفا کردیا
علم کے سارے بابوں کو وا کردیا    اک حسیں جامعہ کی بِنا کردیا

جامعہ مرکزِ علم وعرفان ہے
عشق کا اک مہکتا گلستان ہے

قربِ مولا کی راہوں کو سر کردیا    عشق میں زندگی کو بسر کردیا
جہل کی ظلمتوں کو سحر کردیا    اس دکن کو مدینہ نگر کردیا

خوشہ چیں آپ کے میر عثمان ہے
آپ کا پوری ملت پہ احسان ہے

آپ پر اپنے رب کا کرم بےکراں    آپ کرتے رہے راز حق کے بیاں
آپ سے ہیں رواں علم کی ندیاں    جن کی نہریں ہیں جاری نہاں اور عیاں

ہر طرف علم کی اک نئی شان ہے
بانی جامعہ کا یہ فیضان ہے

در سے انوار کے ہم نے پائی جلا    تاقیامت رہے فیض کا سلسلہ
دے خدایا اُنہیں اس کا بہتر صلہ    مسلک اہل سنت پہ سب کو چلا

عشقِ سرکار ہی روح ایمان ہے
اہل سنت کی بس یہی پہچان ہے

عالموں عارفوں کے ہیں وہ مقتدا    فیض پاتے ہیں سب جن سے شاہ وگدا



ان کی مرقد پہ ہو رب کی رحمت سدا    ہو عطا اس ضیاؔء کو بھی نورِ ہدیٰ

قافلہ علم کا جاری ہر آن ہے
جامعہ کا خدا خود نگہبان ہے

## منقبت بحضور شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ

علم وحکمت عشق وعرفاں کی ضیاء انوار ہیں    سنیت کا اس دکن میں ارتقاء انوار ہیں
جامعہ حکم نبی سے آپ نے قائم کیا    بارگاہ مصطفیٰ سے رابطہ انوار ہیں
بدعقیدہ بےعمل پائے ہدایت آپ سے    دین حق رشد و ہدایت کا پتہ انوار ہیں
جب بھی باطل سر اٹھایا آپ نے پسپا کیا    پُرفتن ادوار میں حق کی نوا انوار ہیں
اہل سنت کے عقائد کا تحفظ کردیا    مملکت میں علم کی فرماں روا انوار ہیں
تاابد قائم رہیں گے آپ کے چھوڑے نقوش    مصطفیٰ کے فیض کا اک سلسلہ انوار ہیں
سالکوں کے رہنما اور عارفوں کے بادشاہ    کاملوں کے مقتدی و پیشوا انوار ہیں
آصفیہ اور معارف آپ کی ہیں یادگار    کتنے اک دینی مآثر کی بناء انوار ہیں
اہل علم اور صوفیہ بھی آپ کے شاگرد ہوئے    بادشاہانِ زماں کے مقتدیٰ انوار ہیں
غم کے بادل چھٹ گئے سب آپ کی تسکین سے    دردمند و غمزدہ کا مدعا انوار ہیں

آپ کے در سے ملی ہے اس ضیاؔء کو روشنی
روشنی در روشنی کا اک دیا انوار ہیں

نتیجۂ فکر: مولانا **مفتی حافظ سید ضیاء الدین نقشبندی**
شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ وبانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر حیدرآباد، الھند

## ...... تعارف ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر ......

زبدۃ المحدثین عارف باللہ حضرت مولانا ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ کے اسم گرامی سے موسوم ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر 18 ذی الحجہ 1428ھ م 29 ڈسمبر 2007ء بروز ہفتہ مولانا مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی قادری دامت برکاتہم العالیہ شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ نے قائم فرمایا، الحمد للہ ریسرچ سنٹر حضرت ابوالخیر سید رحمت اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری دامت برکاتہم العالیہ جانشین حضرت محدث دکن علیہ الرحمۃ اور مفکر اسلام مفتی خلیل احمد دامت برکاتہم العالیہ شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ کی زیر سرپرستی سرگرم عمل ہے، مشیر اعلی شیخ الحفاظ ڈاکٹر حافظ شیخ احمد محی الدین شرفی دامت برکاتہم العالیہ اور جنرل سکریٹری محترم محمد معین الدین نقشبندی صاحب ہیں۔ ریسرچ سنٹر کے زیر اہتمام اسلامی کتب کی طباعت اور سلگتے موضوعات پر خطابات کے سی ڈیز کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے، عصر حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر ریسرچ سنٹر نے اسلامی ویب سائٹ **www.ziaislamic.com** بزبان اردو وانگریزی لانچ کی ہے جو درج ذیل اہم امور پر مشتمل ہے : ★ عقائد' عبادات' معاملات' معاشرت واخلاق کے متعلق کتاب وسنت کی روشنی میں مدلل فتاوی ★ تذکرہ اہل بیت اطہار وصحابہ کرام ★ ائمہ دین وصالحین امت کی حیات عقائد و تعلیمات ★ فکری واعتقادی اور اصلاحی عنوانات پر تحقیقی کتب ★ فقہی موضوعات پر فکر انگیز علمی مقالات ★ دور حاضر کے سلگتے مسائل پر علمی مضامین ★ عصری وسائنسی مسائل کا شرعی حل ★ پر مغز مواد سے مزین اصلاحی وتربیتی ویڈیو، آڈیو خطابات وغیرہ ★ ایک مستقل حصہ دبستان حضرت محدث دکن کے نام سے مختص ہے جس میں حضرت محدث دکن علیہ الرحمہ کی گرانقدر تصنیفات وتالیفات ،ملفوظات عالیہ اور آپ کے آڈیو مواعظ جلیلہ شامل ہیں ونیز آپ کے جانشین اول عارف باللہ حضرت ابوالبرکات سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری علیہ الرحمہ کا آڈیو وعظ مبارک ،شہزادہ ابوالبرکات حضرت ابوالخیرات سید انوار اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری علیہ الرحمہ کے اور موجودہ جانشین حضرت محدث دکن





حضرت ابوالخیر سید رحمت اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری دامت برکاتہم العالیہ کے آڈیو بیانات شریفہ ونیز حضرت صدر الشیوخ علیہ الرحمۃ وحضرت شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ کے بیانات بھی موجود ہیں۔ محدث دکن سمینار میں پیش کئے گئے مقالات بھی دستیاب ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ کی تصنیفات وتالیفات اور آپ کی شخصیت حیات و خدمات عقائد وتعلیمات سے متعلق مضامین اور علماء جامعہ نظامیہ کی تصنیفات ونگارشات کے لئے ایک مستقل پیج بنام " گلستان حضرت شیخ الاسلام " بنایا گیا۔ ★ ماہ رمضان المبارک کے موقع پر ایک خصوصی صفحہ بنام رمضان اسپیشل لانچ کیا جاتا ہے جو فضائل رمضان سے متعلق احادیث شریفہ روزہ کے مسائل تراویح کے مسائل اعتکاف کے مسائل شب قدر، فضائل ، احکام اور دعائیں نماز عید کے مسائل واحکام اور صدقۂ فطر کے احکام پر مشتمل ہوتا ہے۔ ★ حج کے موقع پر حج وعمرہ اور زیارت طیبہ کے مسائل واحکام فضائل وآداب، فتاویٰ ومضامین پر مشتمل ایک خصوصی صفحہ بنام حج اسپیشل لانچ کیا جاتا ہے۔ ★ خواتین کے لئے مسائل واحکام سے واقفیت اور ان کی دینی رہنمائی کے حوالہ سے ایک سیکشن "انجمن خواتین" نام سے مختص کیا گیا۔ بحمدہ تعالیٰ ریسرچ سنٹر کے زیر اہتمام درج ذیل شعبہ جات سرگرم عمل ہے : ☆ شعبۂ تحقیق وریسرچ ☆ شعبۂ تعلیم وتدریس ☆ شعبۂ فقہ وافتاء ☆ دار الترجمہ ☆ دار الخطابہ ☆ شعبۂ دعوت وارشاد ☆ شعبۂ نشر واشاعت ☆ کمپوزنگ سنٹر

بفضلہ تعالی اس ویب سائٹ سے برصغیر کے علاوہ سعودی عربیہ' UAE' قطر' عمان' ایران' امریکہ' آسٹریلیا' اسپین' برازل' تھائی لینڈ' نیوزی لینڈ' آئرلینڈ' نیدر لینڈ' کینڈا' کویت' اٹلی' بنگلہ دیش' UK' ارپا' جاپان' سویڈن' ملیشیا' ماریشس' رشیا' ڈومینیکن' ری پبلک' ساؤتھ آفریقہ' موروکو' مولدووا' جرمنی' برمودا' سیشل' چیک ری پبلک' چین' فرانس' لبنان' فن لینڈ' ارجنٹینا' سیریا' کولمبیا' سلووک' ڈنمارک' ناروے' گریس' اسرائیل' ترکی' موزمبیک' بلجیم' سن مارینو' ہنگیری اور دنیا کے مختلف ممالک سے روزانہ ہزاروں افراد استفادہ کررہے ہیں **اس ویب سائٹ پر بحمدہ تعالی جنوری 2010ء سے فبروری 2011ء تک ساٹھ لاکھ چھ ہزار تین سو چودہ (60,06,314) افراد اور الحمد للہ صرف مارچ 2011ء میں پانچ لاکھ اکاون ہزار دو سو اٹھارہ (5,51,218) افراد نے ویزٹ کیا ہے۔**